غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالنا جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے

سوال:۔ اگر خواجہ سرائے خواہد، کہ زن عقد نکاح کند شرعًا او جائز است یا نہ، بینوا توجروا۔

الجواب:۔ عقد نکاح او جائز است، چراکہ در ہدایہ مذکور است۔ انہ کالفحل وکل فحل ینکح فالخصی ینکح۔ واللہ اعلم

هوالخالق | محمد صدر الدین

سید محمد نذیر حسین | سید محبوب علی جعفری

سوال:۔ چہ می فرمایند علمائے دین اندرین مسئلہ کہ تعویذ نوشتہ در گلو انداختن روا است یانہ، بینوا توجروا۔

الجواب:۔ تعویذ نوشتہ در گلو انداختن مضائقہ ندارد و اختلاف دران بعضے تابعین کردہ اند مگر اظہر و اصح جواز است۔ واختلف فی الاسترقاء بالقرآن نحوان یقرأ علی المریض والملدوغ او یکتب فی ورق ویعلق او یکتب فی طست فیغسل ویسقی المریض فاباحہ عطاء ومجاھد وابو قلابۃ وکرھہ النخعی والبصری کذا فی خزانۃ الفتاوی فقد ثبت ذلک فی المشاھیر من غیر انکار کذا فی خزانۃ المفتین ولا باس بتعلیق التعویذ ولکن ینزعہ عند الخلاء والقربان کذا فی الغرائب کذا فی الفتاوی العالمگیر یۃ۔ واللہ اعلم بالصواب

سید محمد نذیر حسین

ھوالموفق۔ عمرو بن شعیب کے دادا عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی شخص خواب میں ڈرے تو یہ کہے،

سوال:۔ اگر خسرہ کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے، تو یہ شرعًا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:۔ اس کا نکاح جائز ہے، ہدایہ میں ہے، خسرہ نر کی طرح ہے، اور ہر نر نکاح کر سکتا ہے خصی بھی نکاح کر سکتا ہے ۱۲

سوال:۔ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالنا جائز ہے یا نا جائز؟

الجواب:۔ تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالنا جائز ہے، کوئی حرج نہیں ہے، بعض تابعین نے اس میں اختلاف کیا ہے، لیکن صحیح یہی ہے، کہ جائز ہے، قرآن شریف کا تعویذ کرنے میں اختلاف ہے، مثلاً بیمار یا ڈسے ہوئے پر پڑھ کر دم کرے، یا کسی کاغذ پر لکھ کر گلے میں ڈالے، یا کسی تھال میں لکھ کر مریض کو پلائے، تو عطاء مجاہد، ابو قلابہ اس کو جائز کہتے ہیں، اور نخعی اور بصری مکروہ، گلے میں تعویذ لٹکانے میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ قضائے حاجت کے وقت اس کو اتار دے ۱۲

فتاوی نذیریہ

شیخ الکل حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی

★

ناشر

اہلحدیث اکادمی، کشمیری بازار، لاہور

غیر مقلدین کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں : مسئلہ تعویذ میں اختلاف ہے راجح یہ ہے کے آیات یا کلمات صحیحہ دعائیہ جو ثابت ہوں انکا تعویذ بنانا جائز ہے۔

مانگتے ہیں۔ یعنی حضرت عباسؓ نے دعا کی اور باقی لوگوں نے آمین کہی۔ (۲۱ شوال ۱۳۴۲ھ)

سوال: یا علی مدد جو لوگ کہتے ہیں اس میں شرک لازم آتا ہے یا نہیں۔

جواب: نماز کی ہر رکعت میں اِیَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پڑھتے ہیں۔ یا علی مدد کے برخلاف ہے۔ لہٰذا شرک ہے (۱۱ ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ)

سوال: امت محمدیہ میں سب قوم جو اس دنیا میں ہیں داخل ہیں یا نہیں۔ مسلمان ہو یا ہندو سب ملا کر تہتر فرقے ہوں گے یا مسلمانوں ہی میں تہتر فرقے ہو کر ایک ناجی باقی سب ناری ہوں گے۔

جواب: تہتر فرقے جو حدیث میں آتے ہیں وہ صرف مسلمانوں کے مراد ہیں۔ عام کفار کے فرقے مراد نہیں۔ کفار امت دعوت میں ہیں امت اجابت میں نہیں (۲۸ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ)

سوال: آیات دعائے احادیث مرویہ کو شفا کے لئے لکھ کر تعویذ بنا کر عورت یا بچے کے گلے یا بازو میں لٹکانا حالت طہارت میں جائز ہے یا نہیں اور بے نماز اور اہل ہنود لٹکا سکتے ہیں یا نہیں۔

جواب: مسئلہ تعویذ میں اختلاف ہے۔ راجح یہ ہے کہ آیات یا کلمات صحیحہ دعائیہ جو ثابت ہوں ان کا تعویذ بنانا جائز ہے۔ ہندو ہو یا مسلمان۔ صحابہ کرامؓ نے ایک کافر بیمار پر سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا۔ (۱۲ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ)

شرفیہ: عبداللہ بن عمرو بن عاص صحابی اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ الخ ساری دعا ماثور لکھ کر اپنے بچوں کے گلے میں لٹکا دیا کرتے تھے۔ مشکوٰۃ ص۲۱۷ ج۱۔ بحوالہ سنن ابی داؤد و ترمذی اس وقت کتاب پاس نہیں ورنہ محارث ابن قیمؒ کی کتاب زاد المعاد سے بھی کچھ نقل کرتا اس میں بھی کچھ لکھا ہے۔[1]

سوال: قال اللہ تعالیٰ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى الخ۔ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ الآیۃ

احادیث نبویہ: عَلِمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلِمْتُ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ۔

زید آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ مذکورۃ الصدر وغیر ذالک کے رو سے حضرت نبینا علیہم

[1] مزید تفصیل ص۶۱۲ پر ملاحظہ کیجیے۔

مکمل اور عمل کے لحاظ سے قوی ہو جاتا ہے اور ان کے مجموعے سے ایسی مجموعی کیفیت پیدا ہوتی ہے جیسا کہ مختلف دوائیوں کے باہم ملانے سے ہوتی ہے۔'' (الطب النبوی: ص-١٤٠)

امام احمد رحمہ اللہ کے بیٹے کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے والد کو مریضوں کے لئے تعویذ لکھتے دیکھا۔ اپنے اہل خانہ اور اہل قرابت کو تعویذ لکھ دیتے۔ اور عسر ولادت کی بناء پر عورت کو چاندی کے برتن یا لطیف چیز پر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی تعویذ لکھ دیتے۔ (مسائل إمام أحمد بن حنبل:١٣٤٥/٣)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کے تعویذ کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (مصنف ابن أبی شیبه:٢٧/٨)

قرآنی آیات اور ثابت شدہ دعاؤں پر مشتمل تعویذ لکھنا اگرچہ جائز ہے لیکن میرے نزدیک راجح اور محقق بات یہ ہے کہ تعویذوں سے مطلقاً پرہیز کیا جائے۔ صرف ثابت شدہ دم پر اکتفاء کی جائے۔ اس بارے میں میرے قلم سے تفصیل ''الاعتصام'' میں چند ماہ قبل ہو چکی ہے۔

سوال: جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں پر دم کیا تھا یا لعاب دہن لگایا تھا اور کیا پڑھا تھا اور کتنی بار پڑھا تھا؟

جواب: خیبر کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں پر دم کیا اور لعاب بھی لگایا تھا اور دم میں یہ دعا پڑھی تھی:

((اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنْهُ الْحَرَّ وَالْقَرَّ .)) [1] (فتح الباری:٤٧٧/٧)

یعنی ''اے اللہ علی رضی اللہ عنہ سے گرمی اور سردی دور کر دے۔''

بظاہر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ دعا ایک ہی دفعہ پڑھی تھی۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ.

سوال: میں عرصہ ٢٥ سال سے وہم کی مریض ہوں۔ وہم صرف وضو، تیمم اور نماز کا ہے اور کسی بات کا نہیں۔ بار بار تیمم کرتی ہوں۔ ٤ کی بجائے ٥ رکعت پڑھتی ہوں۔ دو سجدوں کی جگہ ٣ سجدے ایک رکعت میں کرتی ہوں۔ دل مطمئن نہیں ہوتا۔ حافظ ثناء اللہ صاحب نے جمعہ کے خطبہ میں کہا ہے کہ اگر دو کی جگہ تین سجدے کریں تو ایک سجدہ شیطان کو ہو گا۔ میں سن کر پریشان ہو گئی کہ میں تو ہر نماز میں کئی سجدے اور ایک رکعت شیطان کو کرتی ہوں۔ خدارا مجھے مطمئن کریں؟

---

[1] (٣٦٠) حسنه الهيثمي وأحمد شاكر والألباني. ابن ماجه، كتاب السنة، فضائل علي بن أبي طالب (١١٧)، أحمد (٩٩/١) [٧٧٨_شاكر] ومجمع الزوائد (٩/ ١٢٢).

غیر مقلدین کے محدث عبداللہ روپڑی تعویذ لکھ کر دیتے تھے

سمجھے جاتے ہیں۔ حالانکہ شریعت کی رو سے کاہن کافر ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ خرق عادت پر ولایت کا مدار نہیں۔ ہاں ایمان اور پرہیزگاری کے بعد اگر کسی کے ہاتھ سے ایسا معاملہ ظاہر ہو جائے تو یہ اس کی کرامت ہے۔ اگر شریعت کا پابند نہیں اور پھر اس کے ہاتھ پر دجال کی طرح خرق عادت ظاہر ہو جائے۔ یا کاہنوں کی طرح اس کی پیش گوئی پوری ہو جائے یا خبر صحیح ہو جائے تو یہ کرامت نہیں بلکہ اس کو استدراج کہتے ہیں۔ یعنی آہستہ آہستہ پکڑنا۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم پر خدائی انعام پورا ہو رہا ہے۔ اور در حقیقت وہ بوجہ سرکشی کے دوزخ کے قریب ہو رہے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں ہے:-

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ (۹/۱۲)

(ترجمہ) ہم ان کو آہستہ آہستہ ایسے طریق سے پکڑتے ہیں کہ ان کو خبر نہیں ہوتی۔

اس کے علاوہ اکثر اس قسم کے قصے جھوٹے اور مصنوعی ہوتے ہیں۔ ان کی اصلیت کچھ نہیں ہوتی۔ ڈاڑھی منڈے فقیر شرع کے مخالف ایسے قصے جوڑ جوڑ کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ عوام کالانعام سن سن کر فریفتہ ہو جاتے ہیں۔ آپ خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ گدھی کے ساتھ بدفعلی کا قصہ کیسا افترا ہے ایسا فعل کر کے بھی پیر بنا رہے۔ ... کا

غیر مقلدین کے محدث عبداللہ روپڑی تعویذ لکھ کر دیتے تھے۔

اسی طرح پیر مہر شاہ کی کرامت جھوٹ ہے۔ اگر تعویذ کے پھٹنے کا اثر پڑتا تو نصف دھڑ پر پڑتا یا صرف آنکھ پر پڑنے کا کچھ مطلب نہیں۔ اصل میں وہ اتفاقیہ کانے ... شہرت دینے والوں کو ایک بہانہ مل گیا۔ کہ تعویذ پھٹنے کا اثر ہے۔ آپ ہمارا رسالہ "سماع موتٰی" ملاحظہ کریں ... ی تسلی ہو جائے گی انشاء اللہ

امام ابن تیمیہؒ کا خاص اس موضوع پر ایک رسالہ ... نام ہے "الفرقان بین اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطان" اس کا اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے وہ منگا کر ضرور مطالعہ کریں۔ عبداللہ امرتسری

غیر مسلم کے لئے قرآن مجید کا تعویذ

سوال:- غیر مسلم کو ایسا تعویذ دینا جائز ہے جس میں قرآن مجید کے الفاظ بسم اللہ وغیرہ ہوں؟

جواب:- اس سے پرہیز چاہیے حدیث میں ہے کہ دشمن کی زمین میں قرآن مجید لے جاؤ۔ ایسا نہ ہو وہ اس کی بے ادبی کرے اور آیت کریمہ لا یمسہ الا المطھرون میں اس کی مؤید ہے کہ کافر کا ہاتھ قرآن مجید کو نہ لگنا چاہیے میرا عمل اسی پر ہے آیت کی بجائے اس کا ترجمہ لکھ کر دیتا ہوں یا کچھ اور

عبداللہ امرتسری روپڑی ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ

غیروں کا سہارا لینا صرف مقلدوں کو زیب دیتا ہے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی

خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

تعویذ اور دم

قرآن و سنّت کی روشنی میں

خواجہ محمد قاسم

ناشر

ادارۂ احیاء السنۃ گھرجاکھ گوجرانوالہ پاکستان

اقوال

حضرت عائشہ صدیقہؓ اور کچھ تابعینؒ سے بھی تعویذ کے حق میں اقوال مروی ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

مگر یہ شے لائق اعتنا نہیں۔ احادیث کی موجودگی میں ہمیں کسی کے اقوال کی ضرورت نہیں غیروں کا سہارا لینا صرف مقلدوں کو زیب دیتا ہے حضرت عائشہؓ سے اگر واقعی کچھ ایسی بات منقول اور ثابت ہے تو اسے اجتہاد کی خطا کہا جا سکتا ہے۔

حضرت عائشہؓ کو معراج کے جسمانی ہونے سے انکار تھا تو اس کا کیا کیجئے گا؟

حضرت عمرؓ کی طرف بھی کچھ بے سند قصے منسوب ہیں۔

حافظ ابن القیمؒ نے حافظ ابن تیمیہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ سے بھی تعویذ کا جواز بیان کیا ہے۔ (زاد المعاد ج ۳ ص ۱۸۰)

مگر کتاب و سنت سے دلیل کوئی نہیں دی۔ ظاہر ہے کسی کی آراء و اقوال سے ہمارا گھر پورا نہیں ہوتا کم از کم مسلک اہلحدیث رکھنے والوں کی زبان سے یہ راگ بہت بے سرا معلوم ہوتا ہے۔

اگر حافظ ابن قیم ہمارے لئے حجت ہیں تو کیا آپ ان کی کتاب الروح سے من و عن اتفاق کریں گے۔

ہم اہلحدیث تو نبی علیہ السلام کی حدیث کے مقابلہ میں پوری کائنات کو خاطر میں لانے کے روادار نہیں۔

مثلاً طلاق ثلاثہ کے مسئلہ کو لیجئے۔ ائمہ اربعہؒ اور امام بخاریؒ تک اس کے قائل ہیں مگر ہم قائل نہیں اس لئے کہ حضور ﷺ کی حدیث بیک وقت طلاق ثلاثہ کے وقوع کی نفی کرتی ہے۔

دم میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ اس میں شرک نہ ہو اور دم کرنے پر اجرت لینا جائز ہے

أَرَى بَأْسًا، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ».

انھوں نے وہ پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں (اس میں کوئی) حرج نہیں سمجھتا۔ تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو وہ ضرور اسے فائدہ پہنچائے۔''

(المعجم ٢٢) - **(بَابٌ: لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ)** (التحفة ٧)

باب:22-دم جھاڑ میں کوئی حرج نہیں، جب تک اس میں شرک نہ ہو

[٥٧٣٢] ٦٤-(٢٢٠٠) حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ تَرَى فِي ذٰلِكَ؟ فَقَالَ: «اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ».

[5732] حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہا: ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے، ہم نے عرض کی: اللہ کے رسول! اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے دم کے کلمات میرے سامنے پیش کرو، دم میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔''

(المعجم ٢٣) - **(بَابُ جَوَازِ أَخْذِ الْأُجْرَةِ عَلَى الرُّقْيَةِ بِالْقُرْآنِ وَالْأَذْكَارِ)** (التحفة ٨)

باب:23-قرآن مجید اور اذکار (مسنونہ) سے دم کرنے اور اس پر اجرت لینے کا جواز

[٥٧٣٣] ٦٥-(٢٢٠١) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانُوا فِي سَفَرٍ، فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضِيفُوهُمْ، فَقَالُوا لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ؟ فَإِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيغٌ أَوْ مُصَابٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: نَعَمْ، فَأَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَبَرَأَ الرَّجُلُ، فَأُعْطِيَ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ، فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا، وَقَالَ: حَتَّى أَذْكُرَ ذٰلِكَ

[5733] ہشیم نے ابو بشر سے، انھوں نے ابو متوکل سے، انھوں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کے چند صحابہ سفر میں تھے، عرب کے قبائل میں سے کسی قبیلے کے سامنے سے ان کا گزر ہوا، انھوں نے ان (قبیلے والے) لوگوں سے چاہا کہ وہ انھیں اپنا مہمان بنائیں۔ انھوں نے مہمان بنانے سے انکار کر دیا، پھر انھوں نے کہا: کیا تم لوگوں میں کوئی دم کرنے والا ہے کیونکہ قوم کے سردار کو کسی چیز نے ڈس لیا ہے یا اسے کوئی بیماری لاحق ہو گئی ہے۔ ان (صحابہ) میں سے ایک آدمی نے کہا: ہاں، پھر وہ اس کے قریب آئے اور اسے فاتحۃ الکتاب سے دم کر دیا۔ وہ آدمی ٹھیک ہو گیا تو اس (دم کرنے والے) کو بکریوں کا ایک

لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَاللهِ! مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: «وَمَا أَدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟» ثُمَّ قَالَ: «خُذُوا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ».

ریوڑ (تیس بکریاں) پیش کی گئیں۔ اس نے انھیں (فوری طور پر) قبول کرنے (کام میں لانے) سے انکار کر دیا اور کہا: یہاں تک کہ میں نبی ﷺ کو ماجرا سنا دوں۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا آپ کو سنایا اور کہا: اللہ کے رسول! میں نے فاتحۃ الکتاب کے علاوہ اور کوئی دم نہیں کیا۔ آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: ''تمھیں کیسے پتہ چلا کہ وہ دم (بھی) ہے؟'' پھر فرمایا: ''انھیں لے لو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔''

جس تعویز میں اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو ایسے تعویز کا بالغ کے گلے میں لٹکانا درست ہے

اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان
یحضرون۔ تو شیاطین کے وسوسے اس کو ضرر نہیں دیں گے، اور عبداللہ بن عمرو اپنے
بالغ لڑکوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے، اور اپنے نابالغ لڑکوں کے لیئے ان کلمات کو ایک کاغذ
میں لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دیتے تھے، روایت کیا اس کو ابو داؤد نے، اور ترمذی نے اور ترمذی
نے اس کو حسن کہا ہے، اس روایت کے تحت میں شراح حدیث لکھتے ہیں، کہ جس تعویذ میں اللہ
تعالیٰ کا نام لکھا ہو، یا قرآن کی کوئی آیت لکھی ہو، یا کوئی دعا ماثورہ لکھی ہو، سو ایسے تعویذ کا بالغ لڑکوں
کے گلے میں لٹکانا درست ہے، ملا علی قاری مرقات میں اس حدیث کے تحت میں لکھتے ہیں ع
هذا اصل فی تعلیق التعویذات التی فیها اسماء اللہ تعالیٰ، اور حدیث الرقی والتمائم
والتولۃ شرک کے تحت میں لکھتے ہیں: التمائم جمع تمیمۃ وھی التعویذۃ التی تعلق علی الصبی
اطلقہ الطیبی لکن ینبغی ان یقید بان لا یکون فیها اسماء اسماء اللہ تعالیٰ وآیاتہ المتلوۃ
والدعوات الماثورۃ۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں عبداللہ بن عمرو کی حدیث
کے ترجمہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں، واز ینجا جواز آویختن تعویذات در گردن معلوم می شود، و بعضے علماء
را درینجا اختلاف است، مختار آن است، کہ تعلیق خرزات ومانند آن حرام ومکروہ است، واما اگر قرآن
یا اسمائے الٰہی نویسند باکے نیست، چنانکہ در رقیہ این تفصیل کردہ اند۔

کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ۔

کلمات صحیحہ دعائیہ جو ثابت ہیں کا **تعویز بنانا** جائز ہے

مانگتے ہیں۔ یعنی حضرت عباس رضؓ نے دعا کی اور باقی لوگوں نے آمین کہی۔ (۲۱ شوال ۱۳۴۲ھ)

سوال: یا علی مدد جو لوگ کہتے ہیں اس میں شرک لازم آتا ہے یا نہیں۔

جواب: نماز کی ہر رکعت میں اِیَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پڑھتے ہیں۔ یا علی مدد کے برخلاف ہے۔ لہٰذا شرک ہے۔ (۱۱ ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ)

سوال: امت محمدیہ میں سب قوم جو اس دنیا میں ہیں داخل ہیں یا نہیں۔ مسلمان ہو یا ہندو سب ملا کر تہتر فرقے ہوں گے یا مسلمانوں ہی میں تہتر فرقے ہو کر ایک ناجی باقی سب ناری ہوں گے۔

جواب: تہتر فرقے جو حدیث میں آتے ہیں وہ صرف مسلمانوں کے مراد ہیں۔ عام کفار کے فرقے مراد نہیں۔ کفار امت دعوت میں ہیں امت اجابت میں نہیں۔ (۲۰ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ)

سوال: آیات دعائے احادیث مرویہ کو شفا کے لیے لکھ کر تعویذ بنا کر عورت یا بچے کے گلے یا بازو میں لٹکانا حالت طہارت میں جائز ہے یا نہیں اور بے نماز اور اہل ہنود لٹکا سکتے ہیں یا نہیں۔

جواب: مسئلہ تعویذ میں اختلاف ہے۔ راجح یہ ہے کہ آیات یا کلمات صحیحہ دعائیہ جو ثابت ہوں ان کا تعویذ بنانا جائز ہے۔ ہندو ہو یا مسلمان۔ صحابہ کرام رضؓ نے ایک کافر بیمار پر سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا۔ (۱۲ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ)

شرفیہ: عبداللہ بن عمرو بن عاص صحابی اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ الخ ساری دعا ماثور لکھ کر اپنے بچوں کے گلے میں لٹکا دیا کرتے تھے۔ مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۷ ج ۱۔ بحوالہ سنن ابی داؤد و ترمذی اس وقت کتاب پاس

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری

فتاویٰ ثنائیہ

مرتبہ

مولانا محمد داؤد صاحب راز

ادارہ ترجمان السنہ

لاہور

حرف الکاف

کتاب للحمی (بخار کے لیے تعویذ) مروزیؒ فرماتے ہیں کہ ابو عبد اللہ کو اطلاع ہوئی کہ مجھے بخار ہے۔ انہوں نے مجھے بخار کا تعویذ دیا، جس میں لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بسم اللہ وباللہ محمد رسول اللہ قلنا یانار کونی بردا وسلاماً علی ابراھیم وارادوا بہ کیدا فجعلنا ھم الاخسرین اللھم رب جبرائیل ومیکائیل واسرافیل اشف صاحب ھذا الکتاب بحولک وقوتک وجبروتک الہ الحق آمین۔

امام احمدؒ سے تعویذات کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا، میرا خیال ہے کہ ان میں کچھ حرج نہیں۔

عسر (ولادت کا تعویذ) خلالؒ فرماتے ہیں کہ مجھے عبد اللہ بن احمدؒ نے بتایا کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ انہوں نے ایک عورت کے لیے تعویذ لکھا جسے ولادت کی تکلیف ہو رہی تھی۔ یہ تعویذ ایک سفید پیالہ پر لکھا جاتا، یا کسی پاک چیز پر۔ یہ تعویذ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث ذیل کی صورت میں تھا۔

لا الہ الا اللہ العلیم الحکیم سبحان اللہ رب العرش العظیم الحمد للہ رب العالمین کانھم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نھار بلاغ کانھم یوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا

کتاب الآثار امام محمدؒ

مترجم اردو

تقریباً نو سو آثار کا گرانقدر و بیش بہا ذخیرہ

جسکو امام اعظم ابو حنیفہؒ نے چالیس ہزار احادیث نبوی سے منتخب فرمایا

بروایت حضرت امام محمدؒ ابن حسن شیبانیؒ

ترجمہ و فوائد از مولانا ابو الفتح عزیزی

ناشران

محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب

قرآن محل اردو بازار

کراچی

بَابُ الرُّقْیَةِ مِنَ الْعَیْنِ وَالْاِکْتِوَاءِ (۲۹۳)

جھاڑ پھونک اور داغنے کا بیان

٨٨١- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ اِکْتَوٰی وَاحِدٌ مِنْ اَحِبَّتِہٖ وَاسْتَرْقٰی مِنَ الْعَقْرَبِ

محمد - ابو حنیفہ - نافع سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ کے ایک دوست نے داغا اور بچھو سے منتر پڑھا۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ وَلَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح

امام محمدرحؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں۔ اور اس میں کوئی حرج نہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا۔

٨٨٢- مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ ابْنُ اَبِیْ زِیَادٍ عَنْ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ

محمد - ابو حنیفہ - عبیداللہ بن ابو زیاد - ابو نجیح عبداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ اسماء بنت عمیس حضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئیں اور اُن کا ایک

اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَیْسٍ رض اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَلَھَا ابْنٌ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَابْنٌ مِنْ جَعْفَرٍ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَتَخَوَّفُ عَلٰی ابْنَیْ اَخِیْكَ الْعَیْنَ اَفَاَرْقِیْھِمَا قَالَ نَعَمْ فَلَوْ کَانَ شَیْءٌ یَسْبِقُ الْقَدَرَ سَبَقَتْہُ الْعَیْنُ۔

بیٹا ابی بکرؓ سے تھا اور ایک بیٹا جعفرؓ سے تو انہوں نے کہا کہ یا حضرت میں آپ کے دونوں بھتیجوں پر نظر بد سے ڈرتی ہوں کہ اُن کو نظر لگ جائے کیا میں اُن پر منتر پڑھوں یا جھاڑ پھونک کروں فرمایا ہاں اور اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو اس سے آنکھ سبقت کرتی (یعنے تاثیر نظر کی حق ہے اور سحر کی طرح آدمی وغیرہ میں اثر کرتی ہے)۔

قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِہٖ نَاْخُذُ اِذَا کَانَ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اَوْ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ رح۔

امام محمدرحؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ منتر پڑھنا درست ہے جبکہ اللہ جل جلالہٗ کے ذکر سے ہو یا قرآن سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحؒ کا۔

(ف) جس منتر میں شرک کا مضمون نہ ہو اس کا پڑھنا درست ہے اور جس میں شرک کا مضمون ہو وہ حرام ہے اور کفر ہے۔

حضور ﷺ تعویذ کرتے تھے غیر مقلد نواب صدیق حسن خان کا اعتراف

صحیح مسلم شریف کے حوالہ سے لکھتے ہیں دیکھیے

برائے بیدار شدن از شب

برائے حفظ اطفال

کتاب التعویذات

المعروف الداء والدواء

saiful hanafi

فتاویٰ علمائے حدیث ج ۱۰، ص ۸۲ ، کتاب الایمان و العقائد : ''کچھ شک نہیں کہ نفس دم (رقیہ) یعنی ذات دم کی یا ذات تعویذ یا ذات عمل حب (تولہ) کی نہیں بلکہ ان کی بعض قسمیں شرک ہیں ؛ اور اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ان منتروں کو پڑھ کر مجھ کو سناؤ جب تک ان میں شرک نہ ہو میں کوئی حرج نہیں دیکھتا''.[صحيح مسلم » كِتَاب السَّلَامِ » بَاب لَا بَأْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ ...رقم الحديث: 4086]

فتاویٰ ثانیہ : ج ۱ ، ص ۳۳۹ ، باب اول : عقائد و مہمات دین : ''مسئلہ تعویذ میں اختلاف ہے ، راجح یہ ہے کہ آیات یا کلمات صحیحہ دعائیہ جو ثابت ہوں ان کا تعویذ بنانا جائز ہے ، ہندو ہو یا مسلمان . صحابہ کرام نے ایک کافر بیمار پر سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا.

هوالموفق: عمرو بن شعیب کے دادا عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص خواب میں ڈرے تو یہ کہے

سوال: اگر خسرہ کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: اس کا نکاح جائز ہے، ہدایہ میں ہے: خسرہ کی طرح جب نامرد نکاح کرسکتا ہے خصی بھی نکاح کرسکتا ہے۔

سوال: تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالنا جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب: تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالنا جائز ہے، کوئی حرج نہیں ہے، بعض تابعین نے اس میں اختلاف کیا ہے، لیکن صحیح یہی ہے کہ جائز ہے، قرآن شریف کا تعویذ کرنے میں اختلاف ہے، مثلاً بیمار یا ڈرے ہوئے پر پڑھ کر دم کرے، یا کسی کاغذ پر لکھ کر گلے میں ڈالے، یا کسی تھالی میں لکھ کر مریض کو پلائے تو عطاء، مجاہد، ابو قلابہ اس کو جائز کہتے ہیں، اور نخعی اور بصری مکروہ کہتے ہیں، تعویذ لٹکانے میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ قضائے حاجت کے وقت اس کو اتار دے۔

اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ہمزات الشیاطین وان یحضرون، تو شیاطین کے وسوسے اس کو ضرر نہیں دیں گے، اور عبداللہ بن عمرو اپنے بالغ لڑکوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے، اور اپنے نابالغ لڑکوں کے لئے ان کلمات کو ایک کاغذ میں لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دیتے تھے، روایت کیا اس کو ابو داؤد نے، اور ترمذی نے اور ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے، اس روایت کے تحت میں شراح حدیث لکھتے ہیں کہ جس تعویذ میں اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہو یا قرآن کی کوئی آیت لکھی ہو یا کوئی دعا ماثورہ لکھی ہو سو ایسے تعویذ کا نابالغ لڑکوں کے گلے میں لٹکانا درست ہے، ملا علی قاری مرقات میں اس حدیث کے تحت میں لکھتے ہیں: ھذا اصل فی تعلیق التعویذات التی فیہا اسماء اللہ تعالیٰ، اور حدیث الرقی والتمائم والتولۃ شرک کے تحت میں لکھتے ہیں: التمائم جمع تمیمۃ وھی التعویذۃ التی تعلق علی الصبی قال الطیبی لکن ینبغی ان یقید بان لا یکون فیہا اسماء اللہ تعالیٰ وآیاتہ المتلوۃ والدعوات الماثورۃ۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی اشعۃ اللمعات میں عبداللہ بن عمرو کی حدیث کے ترجمہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں: وازینجا جواز آویختن تعویذات در گردن معلوم می شود و بعضے علماء را درینجا خلاف است، مختار آنست کہ تعلیق تمائم و مانند آن حرام و مکروہ است، واما اگر قرآن یا اسمائے الٰہی بود باکے نیست، چنانکہ در رقیہ این تفصیل کردہ اند۔

کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ۔

تعویذ کی لغوی معنی "حفاظت کی دعا کرنا" ہے۔ (مصباح اللغات : ۵۸۳) فعل کے حساب سے عربی میں مادہ عوذ کے تحت "عَوّذَ تَعوِیذًا و أعَاذَ" باب **تفعیل** کے وزن سے **تعویذ** بنتا ہے۔ (المنجد : صفحہ ۵۹۳) دوسرے لفظوں میں آپ اسے اسم کے حساب سے "تحریری دعا" کہہ لیجئے۔ جس طرح زبانی دعا کی قبولیت و اثرپذیری اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے، ٹھیک اسی طرح پر قرآن کی آیات پر مشتمل تعویذ یعنی "تحریری دعا" کے اثرات و فوائد بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت و مرضی پر ہی منحصر ہے۔

سُوْرَةُ الفَلَق مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کہو کہ میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں (۱) ہر چیز کی بدی سے جو اُس نے بنائی (۲) اور شب تاریک کی برائی سے جب اُس کا اندھیرا چھا جائے (۳) اور گنڈوں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے والیوں کی برائی سے (۴) اور حسد کرنے والے کی برائی سے جب حسد کرنے لگے (۵)

تفسیر سورة الفلق آیات (۱) تا (۵)

یہ پوری سورت مکی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ مدنی ہے اس میں پانچ آیات اور تئیس کلمات اور انہتر حروف ہیں۔

(۱۔۵) محمد ﷺ آپ فرمایئے میں صبح کے مالک کی پناہ لیتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے اور رات کے شر سے جب وہ آکر چھا جائے اور گرہوں پر پڑھ پڑھ پھونک مارنے والی جادوگرنیوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے لبید بن اعصم یہودی نے حضور پر حسد میں جادو کر دیا تھا اس کو رفع کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ سورتیں نازل کیں۔

سُوْرَةُ النَّاس مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کہو کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں (۱) (یعنی) لوگوں کے حقیقی بادشاہ کی (۲) لوگوں کے معبود برحق کی (۳) (شیطان) وسوسہ انداز کی برائی سے جو (خدا کا نام سن کر) پیچھے ہٹ جاتا ہے (۴) جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے (۵) (خواہ وہ) جنات سے (ہو) یا انسانوں میں سے (۶)

تفسیر سورة الناس آیات (۱) تا (۶)

یہ پوری سورت مکی ہے اس میں چھ آیات اور بیس کلمات ہیں۔

(۱۔۶) محمد ﷺ آپ فرمایئے کہ میں جن و انس کے رب جن و انس کے مالک اور جن و انس کے خالق کی پناہ لیتا ہوں۔ شیطان کے شر سے جو کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو وہ اس کے دل پر غلبہ کر کے اسے چھپا دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا تو وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ انسانوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالے یا جنات کے دلوں میں۔

تمیمة: وھی خرزات کانت العرب تعلقھا علی أولادھم یتقون بھا العین فی زعمھم] (النھایة لابن الأثیر' ج:۱) "یعنی وہ منکے جو عرب لوگ اپنے بچوں کو نظر بد سے بچانے کے لیے پہناتے تھے تمیمہ اور تمائم کہلاتے ہیں۔" اس معنی میں وہ کوڑیاں' منکے' پتھر' لوہا' چھلے' انگوٹھیاں' لکڑی اور دھاگے وغیرہ سب چیزیں شامل ہیں جو جاہل لوگ بغرض علاج پہنتے پہناتے ہیں۔ اس میں وہ تعویذات بھی آتے ہیں جو کفریہ' شرکیہ اور غیر شرعی تحریروں پر مشتمل ہوں' لیکن ایسے تعویذات جو آیات قرآنیہ اور مسنون دعاؤں پر مشتمل ہوں انہیں "تمیمہ" کہنا قرآن وسنت کی جنگ ہے۔ اس پاکیزہ کلام کو یہ برا نام دینا ناروا غلو ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ قرآن کریم یا دعائیں لکھ کر لٹکانا رسول اللہ ﷺ سے کسی طرح ثابت نہیں حالانکہ اس دور میں کاغذ' قلم' سیاہی اور کاتب بھی مہیا تھے اور مریض بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آتے تھے مگر آپ نے کبھی کسی کو یہ طریقہ علاج ارشاد نہیں فرمایا۔ آپ نے انہیں دم کیا یا مختلف اذکار بتائے یا کوئی مادی علاج تجویز فرمادیا۔ آیات یا دعاؤں کو بطور تعویذ لٹکانا بعد کی بات اور اختلافی مسئلہ ہے۔ (ابن قیم: الطب النبوی' الرقیة) علمائے سنت کا ایک گروہ اس کا قائل وفاعل رہا ہے اور دوسرا انکاری۔ (ملاحظہ ہو آئندہ حدیث ۳۸۹۳) علمائے راسخین کی اور ہماری ترجیح یہی ہے کہ اس سے احتراز کیا جائے۔ مگر کلام اللہ یا مسنون دعاؤں کو "تمیمہ" جیسا برا نام دینا بہت بڑا ظلم ہے۔ ④ [تِوَلَة] محبت کے ٹونے ٹوٹکے تعویذ اور گنڈے جادو کی قسم ہیں اور شرک ہیں۔ ⑤ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی بات سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ شرکیہ وکفریہ طریقوں سے لوگوں کو جو فائدہ ہوتا ہے وہ درحقیقت شیطانی اثر ہوتا ہے۔ ⑥ واجب ہے کہ ہر مسلمان ایمان ویقین کے ساتھ مسنون اعمال اختیار کرے اور یقین رکھے کہ جلد یا بدیر شفا ہو جائے گی۔ اگر نہ ہو تو وقت نظر سے اپنا جائزہ لے کہ دعا قبول نہ ہونے کا کیا سبب ہے اور پھر صبر سے بھی کام لے اور اللہ کے ہاں اجر اور رفع درجات کا امیدوار رہے۔

«كان مجاهد يكتب للصبيان[1] التعويذ، فيعلقه عليهم».

٢٣٨٩٣- حدَّثنا أبو بكر قال: حدَّثنا عبيدالله عن حسن[2] عن جعفر عن أبيه: أنه كان لا يرى بأساً أن يكتب القرآن في أَدِيم ثم يعلقه.

٢٣٨٩٤- حدَّثنا أبو بكر قال: حدَّثنا عَبْدَة عن محمد بن إسحاق عن عمرو بن شُعَيب عن أبيه عن جَدِّه قال: قال رسول الله ﷺ: «إذا فزع أحدكم في نومه فليقل: أعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وسوء عقابه، ومن شر عباده، ومن شر الشياطين وما يحضرون»[3] فكان عبدالله يعلِّمها ولده من أدرك منهم، ومن لم يدرك كتبها وعلَّقها عليه.

٢٣٨٩٥- حدَّثنا أبو بكر قال: حدَّثنا عبد الرحيم بن سليمان عن/ إسماعيل بن مسلم عن ابن سيرين: أنه كان لا يرى بأساً بالشيء من القرآن.　٨/ ٣٩

٢٣٨٩٦- حدَّثنا عَفَّان قال: حدَّثنا وهيب قال: حدَّثنا أيوب أنه رأى في عضد عبيدالله بن عبد الله بن عمر خيطاً.

٢٣٨٩٧- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا يحيى بن آدم قال: حدَّثنا حسن عن ليث عن عطاء قال: «لا بأس أن يُعَلَّق القرآن».

٢٣٨٩٨- حدَّثنا أبو بكر قال: حدَّثنا يحيى بن آدم عن أبان بن تَغْلب عن يونس بن خَبَّاب[4] قال: سألتُ أبا جعفر عن التعويذ يُعَلَّق على الصبيان؟ فرخَّصَ فيه.

(١) في (ط س) و(ل): «للناس».
(٢) في (ج) و(ل) و(ع): «حسين» والصواب المثبت، وهو: الحسن بن صالح بن حي. انظر ترجمة عبيدالله بن موسى العبسي من «تهذيب الكمال».
(٣) في (ط س): «وأن يحضرون».
(٤) في (ع): «يونس بن حبار» وكأنها كذلك في (ج) والصواب المثبت.

AHLEHADAS KA AJEEB USOOL HAI YAHI AAYESHA RA JUB DEEDARE BAARI KA MASLA AAYEGA GA TO AAYESHA RA KO IS TARAH PESH KAREN GE JAISE UN SE ZIADA QURAN KO JAANNE WALA KOI NAHIN LEKIN JUB UN KE MAUQAF PER ZAD PADTI HO TO UN PER YEH ILZAM LAGA KAR APNE BAAT SABIT KARNE KE KOSHISH KE AAYESHA RA MERAJ KE JISMANI KE MUNKIR THEN KIYA US KO MAANLEN GE KIYA YEH USOOL DEEDAR E BAARI MEN KAAM NAHIN AAYA IBN QAUM AUR IMAM AHMED RA BHE HUJJAT BUN JAATE HAIN JUB UN KA MUQAF UN SE SABIT HO NAHIN TO AGAR KHILAAF HO TO HUJJAT NAHIN HOTA GAIRMUQALLID KE USOOL TARAAZOO PER MENDAK TAULNE JAISA HAI

اقوال

حضرت عائشہ صدیقہؓ اور کچھ تابعینؒ سے بھی تعویذ کے حق میں اقوال مروی ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

مگر یہ شے لائق اعتنا نہیں۔ احادیث کی موجودگی میں ہمیں کسی کے اقوال کی ضرورت نہیں غیروں کا سہارا لینا صرف مقلدوں کو زیب دیتا ہے حضرت عائشہؓ سے اگر واقعی کچھ ایسی بات منقول اور ثابت ہے تو اسے اجتہاد کی خطا کہا جا سکتا ہے۔

حضرت عائشہؓ کو معراج کے جسمانی ہونے سے انکار تھا تو اس کا کیا کیجئے گا؟ حضرت عمرؓ کی طرف بھی کچھ بے سند قصے منسوب ہیں۔

حافظ ابن القیمؒ نے حافظ ابن تیمیہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ سے بھی تعویذ کا جواز بیان کیا ہے۔ (زاد المعاد ج ۳ ص ۱۸۰)

مگر کتاب و سنت سے دلیل کوئی نہیں دی۔ ظاہر ہے کسی کی آراء و اقوال سے ہمارا گھر پورا نہیں ہوتا کم از کم مسلک اہلحدیث رکھنے والوں کی زبان سے یہ راگ بہت بے سرا معلوم ہوتا ہے۔

اگر حافظ ابن قیم ہمارے لئے حجت ہیں تو کیا آپ ان کی کتاب الروح سے من و عن اتفاق کریں گے۔

ہم اہلحدیث تو نبی علیہ السلام کی حدیث کے مقابلہ میں پوری کائنات کو خاطر میں لانے کے روادار نہیں۔

مثلاً طلاق ثلاثہ کے مسئلہ کو لیجئے۔ ائمہ اربعہؒ اور امام بخاریؒ تک اس کے قائل ہیں مگر ہم قائل نہیں اس لئے کہ حضور ﷺ کی حدیث بیک وقت طلاق ثلاثہ کے وقوع کی نفی کرتی ہے۔

تعویذ اور دم

قرآن و سنّت کی روشنی میں

خواجہ محمد قاسم

ناشر
ادارۂ احیاء السنۃ گھرجاکھ گوجرانوالہ پاکستان

Imam Az-Zuhri ne Farmaye ke Jisne Taweez ko Tamimah Kaha wo Ghalti par hai

(Al Mughrib : 1/107-108)

المُغرِب في ترتيب المعرِب

تأليف

الإمام اللغوي أبي الفتح ناصر الدين المطرّزي

٥٣٨ ـ ٦١٠هـ

حققه

محمود فاخوري　عبد الحميد مختار

وهو أشهر من أن يتطرق إليه النسخ .

﴿تمشك﴾ : (التُّمشُك) المَسْتَدَلة [١] ، وقد يقال بالجيم [٢] .

﴿تمم﴾ : (تَمّ) على أمره : أمضاه وأتمّه . ومنه قوله : « فإن نكَل وتَمّ على الإباء » أي مضى على الإنكار ، و (تَمَّ) إلى مقصَدك [٣] ، و (تِمَّ) على أمرك أمْضِه [٤] . ومنه : « تِمَّ على صومك » . وفي الكرخي : « تِمَّ صومَك » خطأ . و (استَتْممت) الأمرَ أتممته . وقوله : « الجبالة السُّتْتِمّة » بالكسر أي [٥] التامية ، الصوابُ الفتح لأن فعله متعدٍّ كما ترى وإن كان اللفظ محفوظاً فله تأويل [٦] .

وفي حديث ابن مسعود : « إن (التَّمائم) والرُّقى والتِّوَلة من الشِّرك » . قال الأزهري [٧] : « (التمائم) واحدها (تميمة) وهي خرزات كان الأعراب يعلقونها على أولادهم يتّقون بها النَّفْس أي العين بزعمهم ، وهو باطل ، ولهذا قال عليه السلام : « مَن تعلّق تميمةً فقد أشرك [٨] » . وإياها أراد أبو ذؤيب بقوله :

وإذا المنيةُ أنشَبَت أظفارها　ألفَيْتَ كلَّ تميمة لا تنفعُ [٩]

قال القُتَبيُّ : وبعضهم يتوهم أن المعاذات [١٠] هي التمائم ، وليس كذلك ، إنما (٣١/ب) التميمة الخرَزة ، ولا بأس بالمعاذات إذا كُتب

(١) في هامش الأصل : « المستدلة : الكعب ، وبالفارسية : كلك » . (٢) أي جمك .
(٣) ط : على مقصدك . وقوله : « وتم إلى مقصدك » مؤخر في ع إلى ما بعد قوله « أمضه » الآتي . (٤) ع : أي أمضه . (٥) سقطت « أي » من ع . (٦) أي طالب التمام .
(٧) تهذيب اللغة ٢٦٠/١٤ وعبارته « التمائم واحدتها تميمة وهي خرزات كانت الأعراب يعلقونها على أولادهم يتقون بها النفس والعين » . (٨) من « ولهذا » إلى هنا : ليس في نسخة التهذيب المطبوعة . (٩) البيت من المفضلية ١٢٦ ، وفي ديوان الهذليين : ٣ .
(١٠) تحتها في الأصل : « ع تعويذ » . والميم في ع مضمومة في الموضعين .

فيها القرآنُ أو أسماء الله تعالى ، قال الأزهري : « ومن جعل التمائم سُيوراً فغيرُ مُصيب » ، وأما قول الفرزدق [١] :

وكيف يَضِلُّ العنبريُّ ببلدة　بها قُطِّعت [٢] عنه سُيور التمائم ؟

فإنه أضاف السيور إليها لأنها خَرَزٌ وتُثقَب فتُجعل [٣] فيها سيورٌ أو خيوط تُعلَّق بها .

ومن ذلك ما روي أن رسول الله عليه السلام قطع التميمة من عُنُق الفضل . وعن النخعي أنه كان يكره كل شيء يعلّق على صغير أو كبير ، ويقول : هو من التمائم .

ويقال : رقاه الراقي رُقْياً ورُقْيةً : إذا عوّذه ونفث في عُوذته . قالوا : وإنما تُكرَه الرُّقية إذا كانت بغير لسان العرب ولا يُدرى ما هو ؟ ولعله يَدخله سِحرٌ أو كُفر ، وأما ما كان من القرآن وشيء من الدَّعوات فلا بأس .

و « التِّوَلة » ، بالكسر ، السِّحر وما يحبِّب المرأةَ إلى زوجها ، وأما « التُّوَلة » ، بالضم [في حديث قريش] [٤] فالداهية .

و (تميم بن طَرَفة الطائي) يَروي عن عدي بن حاتم والضحاك ، وعنه المسيَّب بن رافع ، فقوله : « تميم عن النبي عليه السلام : الوضوء من [٥] كل دم سائل » : فيه نظر لأنه لم يُذكر في الصحابة .

و (التَّمْتام) الذي يتردد في التاء ، وعن أبي زيد : الذي يَعجَل في الكلام ولا يُفهِمك .

(١) د : ٨٤١/٢ يهجو رجلاً من بلعنبر . (٢) الطاء مشددة في ع وليس فيها صدر البيت . (٣) ع ، ط : « ويجعل » . وعبارة التهذيب : « السيور إلى التمائم لأن التمائم خرز يثقب ويجعل » . (٤) من ع ، ط . (٥) ع : من .

امام لغت قعنبی فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کو یہ وہم ہو گیا کہ تعویذ ہی تمائم ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے تمیمہ تو ایک منکا ہے، لیکن ان تعویذات کی کوئی ممانعت نہیں جب کہ ان میں آیات قرآنی اور اللہ تعالیٰ کے اسماء گرامی لکھے ہوں اور ازہری نے کہا: جس نے تعویذ کو تمیمہ کہا وہ غلطی پر ہے۔

Imam Ibn Taimiya Rh. Al Mutawaffa 728 Hij. Taweez ke Qayil hone ke Saat Saat Taweez ke Jawaz me Jo Riwayat Aayi hai Unse Istedlal bhi Kiya hai

(Majmu al Fatawa : 19/64-65)

مجموع فتاوى

شيخ الإسلام أحمد بن تيمية

"قدس الله روحه"

جمع وترتيب

عبد الرحمن بن محمد بن قاسم "رحمه الله"

وساعده ابنه محمد "وفقه الله"

المجلد التاسع عشر

طبع بأمر

خادم الحرمين الشريفين الملك فهد بن عبد العزيز آل سعود

أجزل الله مثوبته

فصل

وبجوز أن يكتب للمصاب وغيره من المرضى شيئاً من كتاب الله وذكره بالمداد المباح ويغسل ويسقى، كما نص على ذلك أحمد وغيره، قال عبد الله بن أحمد: قرأت على أبي ثنا يعلى بن عبيد: ثنا سفيان، عن محمد بن أبي ليلى، عن الحكم، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال: إذا عسر على المرأة ولادتها فليكتب: بسم الله لا إله إلا الله الحليم الكريم، سبحان الله رب العرش العظيم، الحمد لله رب العالمين، ﴿كأنهم يوم يرونها لم يلبثوا إلا عشية أو ضحاها﴾ ﴿كأنهم يوم يرون ما يوعدون لم يلبثوا إلا ساعة من نهار بلاغ فهل يهلك إلا القوم الفاسقون﴾. قال أبي: ثنا أسود بن عامر بإسناده بمعناه، وقال: يكتب في إناء نظيف فيسقى. قال أبي: وزاد فيه وكيع فتسقى وينضح ما دون سرتها، قال عبد الله: رأيت أبي يكتب للمرأة في جام أو شيء نظيف.

وقال أبو عمرو محمد بن أحمد بن حمدان الحيري: أنا الحسن بن سفيان النسوي؛ حدثني عبد الله بن أحمد بن شبويه؛ ثنا علي بن

الحسن بن شقيق؛ ثنا عبد الله بن المبارك؛ عن سفيان، عن ابن أبي ليلى؛ عن الحكم، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال: إذا عسر على المرأة ولادها فلتكتب: بسم الله لا إله إلا الله العلي العظيم لا إله إلا الله الحليم الكريم: سبحان الله وتعالى رب العرش العظيم؛ والحمد لله رب العالمين، ﴿كأنهم يوم يرونها لم يلبثوا إلا عشية أو ضحاها﴾ ﴿كأنهم يوم يرون ما يوعدون لم يلبثوا إلا ساعة من نهار بلاغ فهل يهلك إلا القوم الفاسقون﴾. قال علي: يكتب في كاغدة فيعلق على عضد المرأة، قال علي: وقد جربناه فلم نر شيئاً أعجب منه، فإذا وضعت تحله سريعاً ثم تجعله في خرقة أو تحرقه. آخر كلام شيخ الإسلام ابن تيمية ـــ قدس الله روحه، ونور ضريحه.

Imam e Lught Az-Zuhri Rh. Kehte hai ke Tamaim Tamima ki Jama’a hai aur Wo Munke (Maale aur Daane) hote hai Jo Arab log Bach-cho ke Gale me Latkate the ke Bad-Nazar se Mehfooz Rahe (Mughrib : 1/107)

وهو أشهر من أن يتطرق إليه النسخ .

﴿غشك﴾ : (الشُّنشُك) الشقدلة (١) ، وقد يقال بالجيم (٢) .

﴿تمم﴾ : (تمَّ) على أمره : أمضاه وأتمّه . ومنه قوله : « فلان تكلّم وتمّ على الإباء » أي مضى على الإنكار ، و (تيمّم) إلى مقصده (٣) ، و (تيمّم) على أمرك أمضه (٤) . ومنه : « وتيمّ على صومك » . وفي الكرخي : « وتيمّ صومك » خطأ . و (استتممت) الأمر أتممته .
وقوله : « الجبالة المستتمة » بالكسر أي (٥) الذاهبة ، والصواب الفتح لأن فعله متعدٍّ كما ترى وإن كان اللفظ محفوظاً فله تأويل (٦) .

وفي حديث ابن مسعود : « إن (التمائم) والرُّقى والتِّوَلة من الشرك » . قال الأزهري (٧) : « (التمائم) واحدها (تميمة) وهي خرزات كان الأعراب يعلقونها على أولادهم ينفون بها النفس أي العين بزعمهم ، وهو باطل ، ولهذا قال عليه السلام : « من تعلّق تميمة فقد أشرك (٨) » . وإنما أراد أبو ذؤيب بقوله :

المُغْرِب
في ترتيب المعرب

تأليف
الإمام اللغوي أبي الفتح ناصر الدين المطرزي

الشِّرْك » . قال الأزهري (٧) : « (التَّمائم) واحدها (تَميمة) وهي
خرَزات كان الأعراب يعلقونها على أولادهم يَنْفُون بها النَّفْس أي العين
بزعمهم ، وهو باطل ، ولهذا قال عليه السلام : « مَن تَعلَّق تَميمة

Sanad : Imam Abubakr Ibn Abi Shaiba Rh —> Hushaim Rh —> Hajjaaj Rh —> Saeed bin Jubair Rh

Matan : Hazrat Hajjaaj Rh. Farmate hai ke Hazrat Saeed bin Jubair Rh. Logo ko Taweez Likh kar Dete they

(Musannaf Ibn Abi Shaiba : 8/24)

٢٣٨٥٦- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا هُشَيم عن مُغيرة عن أبي مَعْشر عن عائشة: أنها كانت لا ترى بأساً أن يعوذ في الماء، ثم يُصَبُّ على المريض.

٢٣٨٥٧- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا هُشَيم عن خالد عن أبي قِلابة وليث عن مجاهد: أنهما لم يريا بأساً أن يكتب آية[١] من القرآن، ثم يسقاه صاحب الفزع.

٢٣٨٥٨- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا هُشَيم قال: حدثنا[٢] حجاج قال: أخبرني مَنْ رأى سعيد بن جُبير يكتب التعويذ لمن أتاه، قال حجاج: وسألت عطاء؟ فقال: ما سمعنا بكراهيته[٣] إلا من قبلكم من أهل العراق.

٢٣٨٥٩- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا أبو أسامة عن شعبة[٤] قال: أخبرنا قتادة عن سعيد بن المُسَيِّب قال: سألته عن النُّشْرة؟ فأمرني بها، قلت: أرويها عنك؟ قال: نعم.

٢٣٨٦٠- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا يزيد قال: أخبرنا ابن عون عن إبراهيم عن الأسود: أن أم المؤمنين عائشة سُئلت عن النُّشْرة؟ فقالت: ما تصنعون بهذا؟ هذا الفرات[٥] إلى جانبكم يستنقع فيه أحدكم، يستقبل الجرية[٦].

TAWEEZ KO LIKH KER DENA AUR ISTEMAAL KERNA JAYEZ HEY

للإمام الحافظ أبي بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم
ابن أبي شيبة
١٥٩ - ٢٣٥ هـ

تقديم
فضيلة الشيخ د. سعد بن عبد الله آل حميد

تحقيق
حمد بن عبد الله الجمعة   محمد بن إبراهيم اللحيدان

٢٣٨٥٨- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا هُشَيم قال: حدثنا[٢] حجاج قال:
أخبرني مَنْ رأى سعيد بن جُبير يكتب التعويذ لمن أتاه، قال حجاج:

Imam Muhammed bin Hasan Ash-Shaybaani Rh. Farmaate hai ke Hum Is Masla ko Mante hai Jab ke wo Dam ya Taweez Allah ke Zikr ya Allah ki Kitaab se ho, aur Yahi Imam Abu hanifa Rh. ka Farman hai (Kitaab ul Aasaar : 2/758)

قال محمدٌ: وبه نأخذُ إذا كانَ من ذكرِ اللهِ، أو من كتاب اللهِ، وهو قولُ أبي حنيفةَ رحمهُ اللهُ تعالى.

٢٠٠ـ بابُ نفقةِ اللَّقيطِ

٨٨٧ ـ محمدٌ قال: أخبرنا أبو حنيفةَ، عن حمادٍ، عن إبراهيمَ قالَ: ما أنفقتَ على اللَّقيطِ تُريدُ به[1] اللهَ فليسَ عليه شيءٌ، وما أنفقتَ عليه تريدُ أن يكونَ لكَ عليه فهو لكَ عليه[2].

قال محمدٌ: هذا كلُّه تطوعٌ، ولا نَرجِعُ على اللقيطِ بشيءٍ، وهو قولُ أبي حنيفةَ رحمهُ الله تعالى.

٢٠١ـ بابُ جُعْلِ الآبق

٨٨٨ ـ محمدٌ قال: أخبرنا أبو حنيفة، عن سعيدِ بنِ المَرزُبانِ، عن أبي

= وأخرجه أبو نعيم في «مسند أبي حنيفة» ص ١٨٢، من طريق ابن المبارك، عن عبد الله بن أبي زيد، عن مجاهد، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ... فذكره.
وفي الباب عن ابن عباس عند مسلم (٢١٨٨).
وعن أنس عند أحمد (١٣١٧٣).
وعن أم سلمة عند البخاري (٥٧٣٩).
وعن عائشة عند البخاري (٥٧٣٨).
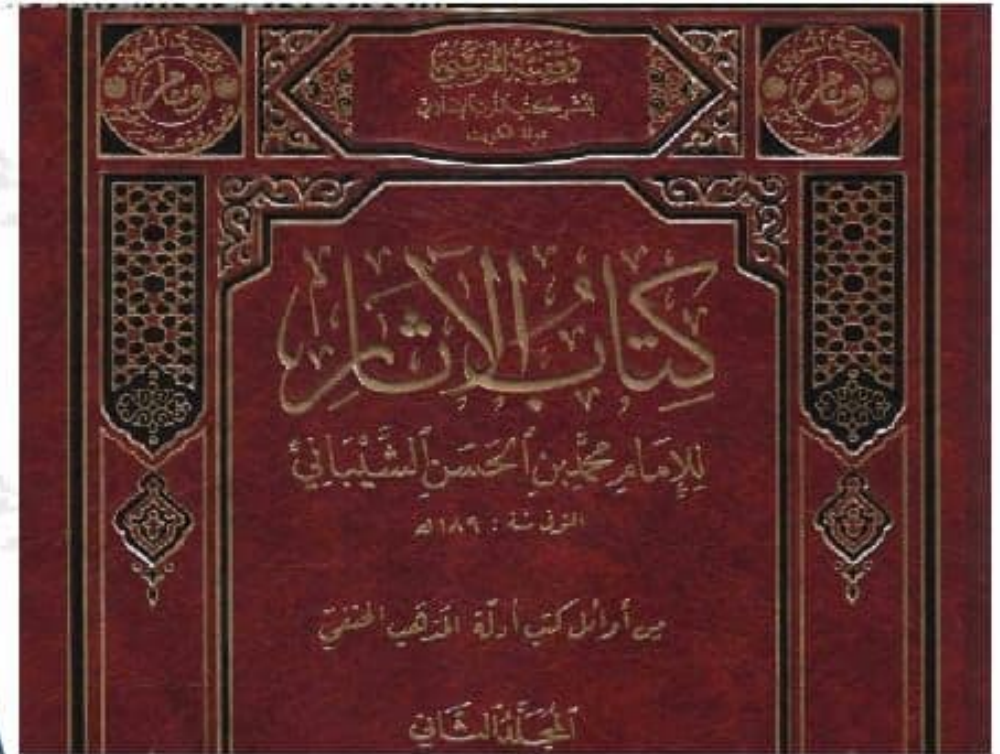
قال محمدٌ: وبه نأخذُ إذا كانَ من ذكرِ اللهِ، أو من كتاب اللهِ، وهو قولُ أبي حنيفةَ رحمهُ اللهُ تعالى.

وأورده التهانوي في «إعلاء السنن» ٣/ ١٣٠.

٧٥٨

Sanad : Imam Abdur Razzak Rh —> Ma'amar Rh —> Alqama Ibn abi Alqama Rh —> Saeed ibn ul Mussaib Rh

Matan : Saeed Ibn ul Mussaib Rh. se Napaak Mard wa Aurat ke Taweez ke bare Pehenne ke bare me Sawaal kiya gaya, Toh Unhone kaha ke Usme koi Harj nahi, Jabke wo Band Zaiver me ho ya Band Kapde me ho Jo Usko Mehfooz Karde. (Musannaf Abdur Razzak : 1/346, Hadees 1348)

أبي علقمة قال : سألت ابن المسيب عن الاستعاذة[1] تكون على الحائض والجنب فقال : لا بأس به إذا كان في قصبة أو رقعة يجوز[2] عليها .

١٣٤٨ ـ عبد الرزاق قال : أخبرني معمر قال : أخبرني علقمة بن

المصنف

للحافظ الكبير أبي بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني

Mulla Ali Qari Makki Rh. Mazeed Tehreer Farmate hai ke Jo Taweezat Aayat e Quraani, Allah tala ke Asma [Naam] aur Sifat aur Manqool Duaaye par Mushtamil ho, unme koi harj nahi hai.

(Mirqaat ul Mafaateh : 8/373)

مرقاة المفاتيح

شرح مشكاة المصابيح

الجزء الثامن

ويعتقدون فيه وأما ما كان من الآيات القرآنية والأسماء والصفات الربانية والدعوات المأثورة النبوية فلا بأس بل يستحب سواء كان تعويذاً أو رقية أو نشرة، وأما على لغة العبرانية ونحوها

دار الكتب العلمية

Imam Abu Bakr Marwazi Rh. Bayaan karte hai ke : Abu Abdullah (Imam Ahmed bin Hanbal Rh) ki Khidmat me Ek Shaks Aakar Kehne Laga : Aye Abu Abdullah Ek Aurat 2 Rooz se Dard e Zada ki Takleef me Mubtela hai , Isliye Koi Taweez Likh Dijiye! Aap Rh. ne Farmaaya : Us Shaks Kaho ke Ek Chauda Piyaala aur Za'afraan Laaye. Imam Abubakr Marwazi Rh. Kehte hai ke Maine Aap Rh. ko Kai Logo ke Liye Taweez Likhte Dekha

(Tibbe Nabawi : Safa 277)

قال الخلال : أنبأنا أبو بكر المَرْوزي : « أن أبا عبدالله جاءه رجل ، فقال : يا أبا عبدالله، تكتبُ لامرأة قد (٣) عسر عليها ولدها منذ يومين ؟ فقال : قل له يَجيءُ بجام واسع وزعفران . ورأيتُه يكتب لغير واحد » . ويذكر عن عِكرمةَ عن ابن عباس ، قال : « مر

الطبُّ النبويّ

لشمس الدين محمد بن أبي بكر بن أيوب الزرعي الدمشقي

الشهير بابن قيم الجوزية

٦٩١ - ٧٥١ هـ

عبدالغني عبدالخالق

IMAM AHMED BIN HANBAL RH BHI TAWEEZ LIKHA KERTEY THEY.
UNKO MUSHRIQ KEHNE KI JURRAT KARO

﴿ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾ ، ﴿ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ﴾ ﴿ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ ، لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ، بَلَاغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ﴾ » .

قال الخلال : أنبأنا أبو بكر المَرْوزي : « أن أبا عبدالله جاءه رجل ، فقال : يا أبا عبدالله، تكتبُ لامرأة قد (٣) عسر عليها ولدها منذ يومين ؟ فقال : قل له يَجيءُ بجام واسع وزعفران . ورأيتُه يكتب لغير واحد » . ويذكر عن عِكرمةَ عن ابن عباس ، قال : « مر

عيسى – صلى الله على نبينا وعليه وسلم – على بقرة ؛ وقد (٤) اعترض ولدُها في بطنها، فقالت : يا كلمة الله ، ادعُ الله لي أن يُخلصني مما أنا فيه . فقال : يا خالق النفس من النفس، ويا مُخلص النفس من النفس ، ويا مُخرج النفس من النفس ؛ خلِّصها . (قال) : فرمت بولدها، فإذا هي قائمة تشمُّه . (قال) : فإذا عسُر على المرأة ولدُها ، فاكتبه لها » .

وكل ما (٥) تقدم من الرُّقى ، فإن كتابته نافعة . ورخَّص جماعة من السلف في كتابة

(١) زيادة عن الزاد . وراجع في هذا البحث : طب الذهبي ١٤٨ .

الشفاء بنت عبدالله: «علّم حفصة رقية»، قال أبو بشر -يعني- اسماعيل

Sanad :- Imam Ibn Abi shaiba Rh—> Ibn Numair Rh—> Abdul Malik Rh—> Aata Rh

٢٣٨٩١- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا ابـن نمير عـن عبـد الملـك عـن عطاء في الحائض يكون عليها التعويذ، قال: «إن كان في أديم فلتنزعه، وإن كان في قصبة فضة فإن شاءت وضعته وإن شاءت لم تضعه».

كما علمتيها الكتابة».

٢١- مَنْ رَخَّص في تعليق

٢٣٨٩٠- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا عقبة بن

عصمة قال: سألت سعيد بن المُسَيَّب عن التعويذ

كان في أديم»[٣].

٢٣٨٩١- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا ابـن نمير عـن عبـد الملـك عـن عطاء في الحائض يكون عليها التعويذ، قال: «إن كان في أديم فلتنزعه، وإن كان في قصبة فضة فإن شاءت وضعته وإن شاءت لم تضعه».

٢٣٨٩٢- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا وكيع عن إسرائيل عن/ ثوير قال:

---

(١) في (ع): «...خيثمة» خطأ.

(٢) في (ع): «الشفاء ابنة عمرو» خطأ. «التقريب».

(٣) الأديم: الجلد المدبوغ. «المصباح المنير» (٩).

Matan :- Aata Bin Abi Rabah Rh. se Haiza Aurat ke Mutalliq Pucha gaya Jispar Taweez ho, Toh Unhone Kaha ke agar wo Chamde me ho toh wo Usko Utarle aur Agar wo Chandi ki Dipyaa me ho, Agar Chaahe Toh wo Usko Nikalde ya Chahe toh Na Nikale

(Musannaf Ibn Abi Shaiba : 8/31)

Hazrat Aata Rh. Al Mutawaffa 114 Hij. ne Kaha Jo Taweez Qurani Majeed se Likhi Jaaye Usko Tamaa-im Shumar nahi Kiya Jayega (Sharah Sunnah : 12/158)

التمائم : جمع التميمة ، وهي خرزات كانت العرب تعلقها على أولادهم يتقون بها العين بزعمهم ، فأبطلها الشرع ، ويقال : التميمة : قلادة يعلق فيها العود . وروي أن النبي ﷺ قطع التميمة من عنق الفضل بن عباس⁽¹⁾ .
وروي أن عمران بن حصين نظر إلى رجل في يده دملج من صفر فقال : ما شأن هذا ؟ قال : جعلته من الواهنة ، فقال عمران : فإنه لا يزيدك إلا وهناً⁽²⁾ . وقال حماد : كان إبراهيم يكره كل شيء يعلق على صغير أو كبير ، ويقول : هو من التمائم . وقالت عائشة : ليس التميمة ما يعلق بعد نزول البلاء ، ولكن التميمة ما علق قبل نزول البلاء ، ليدفع به مقادير الله . وقال عطاء : لا يعد من التمائم ما يكتب من القرآن .
وسئل سعيد بن المسيب عن الصحف الصغار يكتب فيها القرآن ، فيعلق على النساء والصبيان ؟ فقال : لا بأس بذلك إذا جعل في كير من ورق ، أو حديد ، أو يخرز عليه .

والتولة : ضرب من السحر . قال الأصمعي : وهو الذي يحبب المرأة إلى زوجها ، وهو بكسر التاء . فأما التولة بضم التاء : فهو الداهية .

مسعود عند الحاكم ٤/١٧ ، ٤١٨ بنحوه ، وصححه هو والذهبي وباقي رجاله ثقات ؟ ورواه الحاكم بنحوه ٤/٢١٦ ، ٢١٧ من حديث السري بن إسماعيل عن أبي الضحى ، عن أم ناجية ... ورواه أيضاً من حديث

تأليف

الإمام المحدّث الفقيه الحسين بن مسعود البغوي

(٤٣٦ - ٥١٦ هـ)

حققه وعلق عليه وخرج أحاديثه

شعيب الأرناؤوط

الجزء الثاني عشر

وقال عطاء : لا يعد من التمائم ما يكتب من القرآن .

Sanad : Imam Abubakr Ibn Abi Shaiba Rh—>Yahiya Bin Aadam Rh—>Hasan Rh—>Lais Rh—>Aata Bin Abi Rabah Rh

Matan : Hazrat Aata bin Abi Rabah Rh. Farmaate hai ke Quraan Likhkar Bandhne me Koi Harz Nahi hai

(Musannaf Ibn Abi Shaiba : 8/32)

٢٣٨٩٧- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا يحيى بن آدم قال: حدثنا حسن عن ليث عن عطاء قال: «لا بأس أن يُعلَّق القرآن».

المصنف

للإمام الحافظ أبي بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم ابن أبي شيبة

١٥٩ - ٢٣٥هـ

تقديم

فضيلة الشيخ د. سعد بن عبد الله آل حميد

تحقيق

حمد بن عبد الله الجمعة محمد بن إبراهيم اللحيدان

الجزء الثامن

الطب - الأدب

مكتبة الرشد

QURANI TAWEEZ KA ISTEMAL KERNE ME KOI HARJ NAHI

أحدكم في نومه فليقل: أعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وسوء عقابه، ومن شر عباده، ومن شر الشياطين وما يحضرون»[3] فكان عبدالله يعلمها ولده من أدرك منهم، ومن لم يدرك كتبها وعلقها عليه.

٨/٣٩ ٢٣٨٩٥- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا عبد الرحيم بن سليمان عن/ إسماعيل بن مسلم عن ابن سيرين: أنه كان لا يرى بأساً بالشيء من القرآن.

٢٣٨٩٦- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا عفّان قال: حدثنا وهيب قال: حدثنا أيوب أنه رأى في عضد عبيدالله بن عبد الله بن عمر خيطاً.

٢٣٨٩٧- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا يحيى بن آدم قال: حدثنا حسن عن ليث عن عطاء قال: «لا بأس أن يُعلَّق القرآن».

٢٣٨٩٨- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا يحيى بن آدم عن أبان بن تغلب عن يونس بن خبّاب[4] قال: سألت أبا جعفر عن التعويذ يُعلَّق على الصبيان؟ فرخّص فيه.

(١) في (ط س) و(ل): «للناس».

(٢) في (ج) و(ل) و(ع): «حسين» والصواب المثبت، وهو: الحسن بن صالح بن حي، انظر ترجمة عبيدالله بن موسى العبسي من «تهذيب الكمال».

(٣) في (ط س): «وأن يحضرون».

(٤) في (ع): «يونس بن حبار» وكأنها كذلك في (ج) والصواب المثبت.

Imam Ibn Hajar Asqalaani Rh. Al Mutawaffa 852 Hij. Farmate hai ke **Wo Taweez Jisme Quran aur Zikrullah ke Alfaaz ho, unke Istemal me koi Harj nahi hai** Kyunke wo Tabarruk ke Maanind hai aur un Taweez me Allah ka naam aur Zikr hota hai

(Fathul Baari : 6/142)

فتح الباري
بشرح
صحيح البخاري

الجزء السادس

دار المعرفة

إذا وقعت الحاجة . وعن مالك تختص الكراهة من القلائد بالوتر ، ويجوز بغيرها إذا لم يقصد دفع العين . هذا
كله في تعليق التمائم وغيرها مما ليس فيه قرآن ونحوه ، فأما ما فيه ذكر الله فلا نهي فيه فإنه إنما يجعل للتبرك به والتعوذ
بأسمائه وذكره ، وكذلك لا نهي عما يعلق لأجل الزينة ما لم يبلغ الخيلاء أو السرف . واختلفوا في تعليق الجرس

Mulla Ali Qari Rh. Farmate hai Jiska Khulasa aur Mafhum yeh hai ke Tamaaim Tameemah ki jama hai aur uspar Log Zamaana e Jahiliyat me Shaitaan ke Naam aur Aise Alfaaz Likhte the ke Jiska Ma'ana Maloom Nahi tha.

(Mirqaat ul Mafaateh : 8/255)
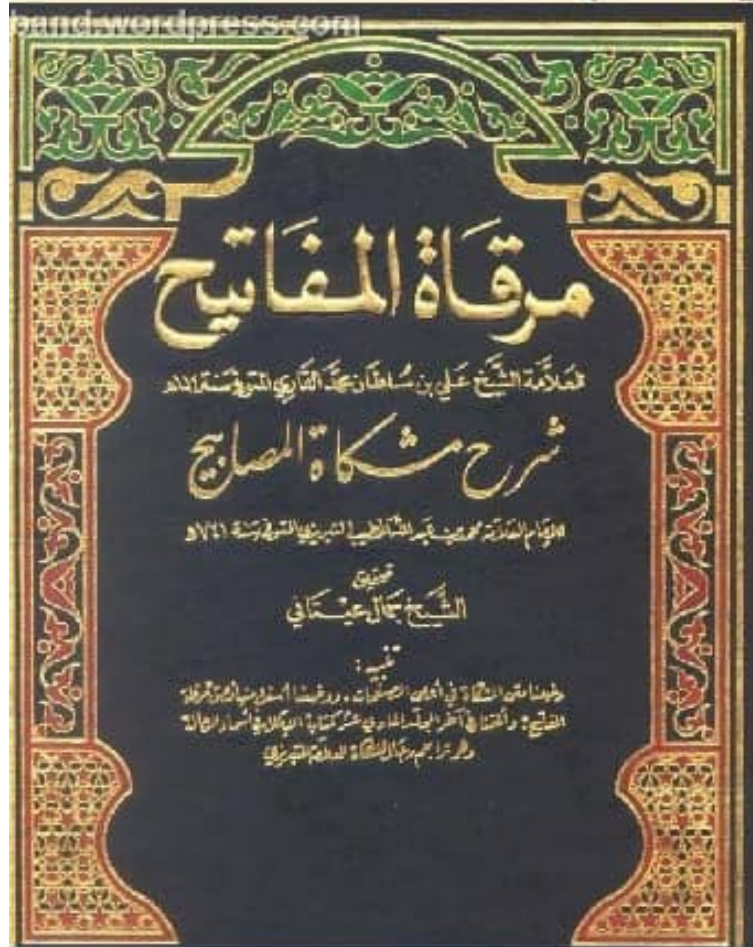
QURANI TAWEEZ AUR TAMIMAH ME FARK HEY

Qurani Taweez me Quran ki Aayat Likhi Jaati Hey Naa Ki Shaitan ke Naam

والرُّقى إلا بالمعوِّذات، وعقدَ التمائم، وعزلَ الماءِ لغير محلِّه، وفسادَ الصبيِّ غيرَ مُحَرِّمِه.

رواه أبو داود، والنسائي.

والمراد النهي عن اللعب بالنرد وهو حرام كرهه ﷺ والصحابة. وقيل: كان ابن مغفل يلعب مع امرأته، ورخص فيه ابن المسيب على غير قمار. وفي الجامع الصغير برواية أحمد وأبي داود وابن ماجه والحاكم عن أبي موسى مرفوعاً: «من لعب بالنرد فقد عصى الله ورسوله»[1]. وفي معناه اللعب بالشطرنج وهو مكروه عندنا مباح عند الشافعية بشروط معتبرة لهم، (والرقى) بضم الراء وفتح القاف جمع رقية (إلا بالمعوذات) بكسر الواو المشددة ويفتح وهي المعوذتان وما في معناهما من الأدعية المأثورة، والتعوذ بأسمائه سبحانه؛ وقيل: المعوذتان والإخلاص والكافرون، (وعقد التمائم) جمع تميمة. والمراد بها التعاويذ التي تحتوي على رقى الجاهلية من أسماء الشياطين وألفاظ لا يعرف معناهما؛ وقيل: التمائم خرزات كانت العرب في الجاهلية تعلقها على أولادهم يتقون بها العين في زعمهم فأبطله الإسلام؛ لأنه لا ينفع ولا يدفع إلا الله تعالى؛ (وعزل الماء لغير محله) اللام بمعنى عن أي إخراج المني عن الفرج وإراقته خارجه، ويجوز أن يكون بمعنى لغير محله بغير الإماء، فإن محل العزل الإماء دون الحرائر وهو في الحرة محمول على عدم إذنها، وقيل: فيه تعريض بإتيان الدبر أي صبه في غير الموضع الذي يحل أن يصب فيه إذ محل الماء فرج المرأة. قال الخطابي: سمعت في غير هذا الحديث عزل الماء عن محله، وهو أن يعزل ماءه عن فرج المرأة وهو محل الماء، وإنما كره ذلك لأنه فيه قطع النسل، والمكروه منه ما كان من ذلك في الحرائر بغير إذنهن، فأما المماليك فلا بأس بالعزل عنهن ولا إذن لهن مع أربابهن. قال الطيبي: يرجع معنى الروايتين أعني إثبات لفظ عن وغيره إلى معنى واحد، لأن الضمير المجرور في محله [يرجع إلى لفظ الماء] وإذا روي لغير محله يرجع إلى لفظ العزل، (وفساد الصبي) وهو أن يطأ المرأة المرضع، فإذا حملت فسد لبنها وكان في ذلك فساد الصبي. ذكره الخطابي وزاد غيره، فإنه ربما تحمل المرأة فيخل بالرضيع وبقوة اللبن، (غير محرمه) بتشديد الراء المكسورة. قال القاضي: غير منصوب على الحال من فاعل يكره أي يكرهه غير محرم إياه والضمير المجرور لفساد الصبي، فإنه أقرب. وقال في جامع الأصول: يعني كره جميع هذه الخصال ولم يبلغ حد التحريم. قال الأشرف: غير محرمة عائد إلى فساد الصبي فقط فإنه أقرب، وإلا فالتختم بالذهب حرام، وأيضاً لو كان عائداً إلى الجميع لقال محرمها الخ. واختاره بعض الشراح من علمائنا وقال الطيبي: قد تقرر أن

والكافرون، (وعقد التمائم) جمع تميمة. والمراد بها التعاويذ التي تحتوي على رقى الجاهلية
من أسماء الشياطين وألفاظ لا يعرف معناهما؛ وقيل: التمائم خرزات كانت العرب في الجاهلية

«كان مجاهد يكتب للصبيان[1] التعويذ، فيعلقه عليهم».

٢٣٨٩٣- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا عبيدالله عن حسن[2] عن جعفر عن أبيه: أنه كان لا يرى بأساً أن يكتب القرآن في أديم ثم يعلقه.

٢٣٨٩٤- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا عَبْدَة عن محمد بن إسحاق عن

Sanad :
Imam Abubakr Ibn Abi Shaiba Rh –> Ubaidullah Rh –> Hasan Rh –> Jafer Rh –> Apne Baab Yaani Hazrat Baaqir Rh

٢٣٨٩٣- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا عبيدالله عن حسن[2] عن جعفر عن أبيه: أنه كان لا يرى بأساً أن يكتب القرآن في أديم ثم يعلقه.

المصنف
الجزء الثامن
الطب - الأدب

إسماعيل بن مسلم عن ابن سيرين: انه كان

٢٣٨٩٦- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا ...

حدثنا ايرب انه رأى في عضد عبيدالله بن

٢٣٨٩٧- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا ...

عن ليث عن عطاء قال: «لا بأس أن يُعَلّق

٢٣٨٩٨- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا ...

عن يونس بن خَبّاب[4] قال: سألتُ أبا

الصبيان؟ فرخّصَ فيه.

Matan :
Imam Abu Jafer Al Baqir Rh. Quran ki Taweez jo Chamde me ho, Usme koi Harj Nahi Samjhte the, ke usko Latkaaye

(Musannaf Ibn Abi Shaiba : 8/32)

(١) في (ط س) و(ل): «للناس».
(٢) في (ج) و(ل) و(ع): «حسين» والصواب المثبت، وهو: الحسن بن صالح بن حي. انظر ترجمة عبيدالله بن موسى العبسي من «تهذيب الكمال».
(٣) في (ط س): «وأن يحضرون».
(٤) في (ع): «يونس بن حبار» وكانها كذلك في (ج) والصواب المثبت.

Qazi Ayaz Maliki Rh. bhi Taweez ko Jayez Maante hai (Fathul Baari : 12/371)

ذكر صاحبه وهي قراءة آية الكرسي ولم يذكر لذلك مستندا فان كان أخذه من عموم قوله في حديث أبي هريرة ولا يقربك شيطان فيتجه وينبغي أن يقرأها في صلاته المذكورة . وسيأتي ما يتعلق بآداب العابر . وقد ذكر العلماء حكمة هذه الأمور : فأما الاستعاذة بالله من شرها فواضح وهي مشروعة عند كل أمر يكره . وأما الاستعاذة من الشيطان فلما وقع في بعض طرق الحديث أنها منه وأنه يخيل بها لقصد تحزين الآدمي والتهويل عليه كما تقدم ، وأما التفل فقال عياض أمر به طردا للشيطان الذي حضر الرؤيا المكروهة تحقيرا له واستقذارا ، وخصت به اليسار لأنها محل الأقذار ونحوها . قلت : والتثليث للتأكيد . وقال القاضي أبو بكر بن العربي : فيه إشارة إلى أنه في مقام الرقية ليتقرر عند النفس دفعه عنها وعبر في بعض الروايات بالبصاق إشارة إلى استقذاره ، وقد ورد بثلاثة ألفاظ النفث والتفل والبصق . قال النووي في الكلام على النفث في الرقية تبعا لعياض : اختلف في النفث والتفل فقيل هما بمعنى ولا يكونان إلا بريق ، وقال أبو عبيد : يشترط في التفل ريق يسير ولا يكون في النفث ، وقيل عكسه ، وسئلت عائشة عن النفث في الرقية فقالت : كما ينفث آكل الزبيب لا ريق معه . قال : ولا اعتبار بما يخرج عليه من بلة بغير قصد . قال : وقد جاء في حديث أبي سعيد في الرقية بفاتحة الكتاب فجعل يجمع بزاقه . قال عياض : وفائدة التفل التبرك بتلك الرطوبة والهواء والنفث المباشر للرقية المقارن للذكر الحسن كما يتبرك بغسالة ما يكتب من الذكر والأسماء . وقال النووي أيضا : أكثر الروايات في الرؤيا فلينفث ، وهو نفخ لطيف بلا ريق فيكون التفل والبصق محمولين عليه مجازا . قلت : لكن المطلوب في الموضعين مختلف ، لأن المطلوب في الرقية التبرك برطوبة الذكر كما تقدم ، والمطلوب هنا طرد الشيطان وإظهار احتقاره واستقذاره كما نقله هو عن عياض كما تقدم ، فالذي يجمع الثلاثة الحمل على التفل فإنه نفخ معه ريق لطيف ، فبالنظر إلى النفخ قيل له نفث وبالنظر إلى الريق قيل له بصاق . قال النووي وأما قوله فإنها لا تضره فمعناه أن الله جعل ما ذكر سببا للسلامة من المكروه المترتب على الرؤيا كما جعل الصدقة وقاية المال انتهى . وأما الصلاة فلما فيها من التوجه إلى الله واللجأ إليه ، ولأن في التحريم بها عصمة من الأسواء ، وبها تكمل الرغبة وتصح الطلبة لقرب المصلي من ربه عند سجوده . وأما التحول فللتفاؤل بتحول تلك الحال التي كان عليها . قال النووي : وينبغي أن يجمع بين هذه الروايات كلها ويعمل بجميع ما تضمنته ، فإن اقتصر على بعضها أجزأه في دفع ضررها بإذن الله تعالى كما صرحت به الأحاديث . قلت : لم أر في شيء من الأحاديث الاقتصار على واحدة ، نعم أشار المهلب إلى أن الاستعاذة كافية في دفع شرها وكأنه أخذه من قوله تعالى (فإذا قرأت القرآن فاستعذ بالله

فتح الباري
بشرح
صحيح البخاري
للإمام الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني
"٧٧٣-٨٥٢هـ"
طبعة مزيدة بفهرس أبجدي بأسماء كتب صحيح البخاري
عبد العزيز بن عبد الله بن باز

بلة بغير قصد . قال : وقد جاء في حديث أبي سعيد في الرقية بفاتحة الكتاب فجعل يجمع بزاقه . قال عياض : وفائدة
التفل التبرك بتلك الرطوبة والهواء والنفث المباشر للرقية المقارن للذكر الحسن كما يتبرك بغسالة ما يكتب من الذكر
والأسماء . وقال النووي أيضا : أكثر الروايات في الرؤيا فلينفث ، وهو نفخ لطيف بلا ريق فيكون التفل والبصق

بيروت لبنان

Imam Ibn Abdul Barr Rh. Al Mutawaffa 463 Hij. Farmaate hai ke Imam Maalik Rh. Al Mutawaffa 179 Hij. ne Kaha ke Bimaar ke Gale me Barkat ke Taur par Taweez Daalne me Koi Harj Nahi hai.

(Tamheed : 17/161)

العلائق خوف نزول العين لهذا الحديث، وعمل (1) ذلك عندهم فيما علق قبل نزول البلاء خشية نزوله، فهذا هو المكروه من التمائم. وكل ما يعلق بعد نزول البلاء من أسماء الله، وكتابه رجاء الفرج والبرء من الله عز وجل، فهو كالرقى المباح الذي وردت السنة بإباحته من العين وغيرها. وقد قال مالك رحمه الله: لا بأس بتعليق الكتب التي فيها (2) أسماء الله عز وجل، على أعناق المرضى على وجه التبرك بها، إذا لم يرد معلقها بتعليقها (3) مدافعة العين، وهذا معناه: قبل أن ينزل به شيء من العين، ولو نزل به شيء من العين جاز الرقى عند مالك. وتعليق الكتب، ولو علم العائن. لكان الوجه في ذلك: اغتسال (4) العائن المعين على حسب ما مضى من

(1) في ك: (إلا أن يعمل).
(2) في ك: زيادة (ذكر).
(3) في ك: (تعليقه إياها).
(4) في ك: (الاغتسال على حسب).
(5) انظر: التمهيد ج 6/241، 242.

تحقيق:
محمد بوخبزة — سعيد أحمد أعراب
1406 - 1986م

وردت السنة بإباحته من العين وغيرها. وقد قال مالك رحمه
الله: لا بأس بتعليق الكتب التي فيها (2) أسماء الله عز
وجل، على أعناق المرضى على وجه التبرك بها، إذا لم يرد

٦٦٥ ـ حدثني محمدُ بنُ عبَّاد(١)، حدثنا أبو أسامة، عن نافعِ بنِ عُمَرَ الجمحيِّ، قالَ: سُئِلَ عمرو بنُ دينارٍ عن كِتابٍ يُكتَبُ: اللَّهُمَّ (إنَّ)(٢) الأرضَ لَكَ وإنَّ السماءَ لَكَ، وإنَّ ما بينهما لَكَ، فاجْعَلْ الأرضَ كُلَّها على فُلانٍ أضيَقَ مِنْ جِلدِ حَمَلٍ(٣) حتَّى يُؤدِّيَهُ إلى أهلِهِ، وتُمكِّنَهُمْ مِنْهُ. فلَمْ يَرَ بِهِ بأساً يُكتَبُ كِتاباً، ويُوضَعُ تَحتَ رأسِهِ، وكَرِهَ مِنهُ جِلدَ حَمَلٍ.
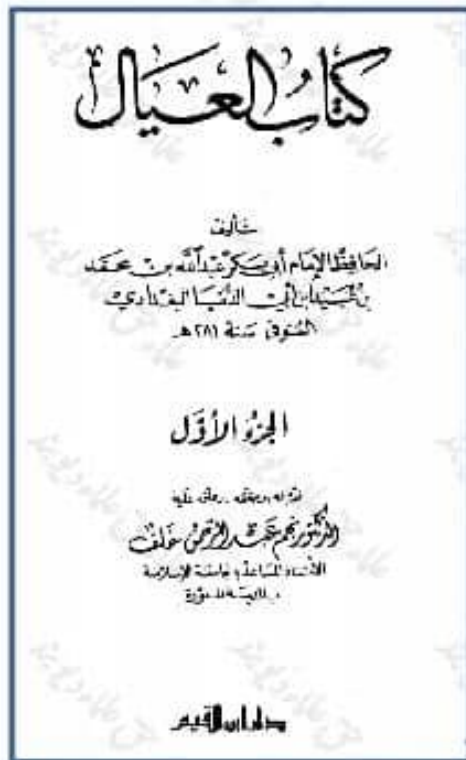
(١) تقدم في (٤٣).
(٢) في «الأصل»: (إني) والتصويب من عندنا لضرورة السِّياق.
(٣) الحَمَل: هو الخروف الصغير.

Sanad : Imam Ibn Abi Dunya Rh > Muhammed bin Ubaad Rh > Abu Usaama Rh > Naafe bin Umar Rh > Amr bin Dinaar Rh

Matan : Amr bin Dinaar Rh. se Sawaal kiya gaya aisa Waraq ke bare me Jispar Dua Likhi Jaaye, Toh Unhone Kaha, Usme Koi Harj nahi hai ke Koi Kagaz ho aur Usko sar ke Neeche Latkaaya Jaaye

(Al Eyaal Li Ibn Abi Dunya : Hadees no 665)

Sanad : Imam Ibn Abi Dunya Rh—> Qaasim bin Hushaim Rh—>Musa bin Dawud Rh—> Abdus Salaam bin Khuzaima Rh— > Ayub Rh— > Abu Qilaaba Rh

Matan : Hazrat Abu Qilaaba Rh. Farmaate hai ke Is baat me Koi Harj nahi hai ke Kisi Cheez me Quraan ko Likha jaaye, Taake Kisi Aadmi ke liye dhokar [Ilaaj ke Liye] Pilaaya Jaaye. (Kitaab ul Eyaal Lil Imam Ibn Abi Dunya : Hadees no 667)

٦٦٧ ـ وبه (١) حدثنا عبدُ السَّلام بنُ خزيمة، عن أيوب، عن أبي قِلاَبَة(٢)، قالَ: لاَ بَأْسَ أنْ يُكْتَبَ القُرآنُ في الشَّيءِ(٣) يُغْسَل للرَّجُلِ.

٦٦٧ ـ وبه (١) حدثنا عبدُ السَّلام بنُ خزيمة، عن أيوب، عن أبي قِلاَبَة(٢)، قالَ: لاَ بَأْسَ أنْ يُكْتَبَ القُرآنُ في الشَّيءِ(٣) يُغْسَل للرَّجُلِ.

(١) أي (حدثنا القاسمُ بنُ هاشم، حدثنا موسى بن داود).
(٢) هو: عبدالله بن زيد بن عمرو الجرمي، أبو قلابة البصري، ثقة فاضل، مات بالشام هارباً من القضاء سنة أربع ومائة.
(٣) في «الأصل»: (الشيء في) وأظنها كررت بوهم من الناسخ.

بالمدينة المنورة
دار ابن القيم

Imam Malik Rh. Al Mutawaffa 179 Hij. Farmate hai ke is Baat me koi Harj nahi ke Haiza Aurte ya Bach-cho ke Gale me Taweez Latkaya Jaye, Ba-sharte ke Taweez Kisi Lohe (Iron) ya Chamde me Band ho

(Al Majmua : 2/84)

الطبعة الوحيدة الكاملة من:

كتاب المجموع

شرح المهذب للشيرازي

للإمام أبي زكريا محيي الدين بن شرف النووي

الجزء الثاني

وغيره من يجب ذلك صيانة للمصحف ولو لم يجد من يودعه المصحف وعجز عن الوضوء فله حمله مع الحدث . قال القاضي ابو الطيب : ولا يلزمه التيمم له لأنه لا يرفع الحدث وفيما قاله نظر . وينبغي أن يجب التيمم لأنه وإن لم يرفع الحدث يبيح الصلاة ومس المصحف وحمله .

(التاسعة) قال القاضي حسين وغيره : يكره للمحدث حمل التعاويذ يعنون الحروز ــ قال ابو عمرو بن الصلاح في الفتاوى : كتابة الحروز واستعمالها مكروه وترك تعليقها هو المختار . وقال في فتوى أخرى : « يجوز تعليق الحروز التي فيها قرآن على النساء والصبيان والرجال ويجعل عليها شمع ونحوه ويستوثق من النساء وشبههن بالتحذير من دخول الخلاء بها ، والمختار أنه لا يكره اذا جعل عليه شمع ونحوه لأنه لم يرد فيه نهي » ونقل ابن جرير الطبري عن مالك نحو هذا فقال : قال مالك « لا بأس بما يعلق على النساء الحيض ، والصبيان من القرآن اذا جعل في كن كقصبة حديد أو جلد يخرز عليه » وقد يستدل للاباحة بحديث عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعلمهم من الفزع كلمات : أعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وشر عباده ومن همزات الشياطين وأن يحضرون » قال : وكان عبد الله بن عمرو يعلمهن من عقل من بنيه ومن لم يعقل كتبه فأعلقه عليه ، رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن .

ابن جرير الطبري عن مالك نحو هذا فقال : قال مالك « لا بأس بما يعلق على النساء الحيض ، والصبيان من القرآن اذا جعل في كن كقصبة حديد أو جلد يخرز عليه » وقد يستدل للاباحة بحديث عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن

Imam Ibn ul Qayyim Hanbali Al Mutawaffa 751 Hij. Farmate hai ke Mutaqaddimin ki Ek Jamat ne Quran e Majeed ki Aayat ko Likhne aur unke Dhowan ko Peene ki bhi Ijazat Di hai aur Isko Allah tala ki Aata Karda Shifa me Shumar kiya hai.

(Zaad ul Ma'ad : 4/328)

واسع، وزعفران، ورأيته يكتب لغير واحد ويذكر عن عكرمة، عن ابن عباس قال: مرَّ عيسى صلى الله على نبينا وعليه وسلم على بقرة قد اعترض ولدُها في بطنها، فقالت: يا كلمة الله! ادع الله لي أن يُخلِّصني مما أنا فيه، فقال: يا خالقَ النفس من النفس، ويا مخلِّصَ النفس من النفس، ويا مخرجَ النفس من النفس، خلِّصها. قال: فرمت بولدها، فإذا هي قائمة تَشُمُّه. قال: فإذا عسر على المرأة ولدها، فاكتبه لها. وكلُّ ما تقدم من الرُّقى، فإن كتابته نافعة.

حكم كتابة بعض القرآن وشربه

ورخَّص جماعةٌ من السلف في كتابة بعض القرآن وشربه، وجعل ذلك من الشفاء الذي جعل الله فيه.

كتاب آخر لذلك: يُكتب في إناء نظيف: ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ، وَإِذَا الأَرْضُ مُدَّتْ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ﴾ [الانشقاق: ١-٤]، وتشرب منه الحامل، ويُرش على بطنها.

كتاب للرعاف: كان شيخ الإسلام ابن تيمية رحمه الله يكتب على جبهته: ﴿وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ، وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ وَقُضِيَ الأَمْرُ﴾ [هود: ٤٤]. وسمعته يقول: كتبتها لغير واحد فبرأ، فقال: ولا يجوز كتابتها بدم الراعف، كما يفعله الجهال، فإن الدم نجس، فلا يجوز أن يكتب به كلامُ الله تعالى.

زادُ المَعادِ

في هدي خير العباد

لابن قيم الجوزية

الإمام المحدث المفسر الفقيه شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أبي بكر الزرعي الدمشقي

(٦٩١ - ٧٥١)

حقق نصوصه، وخرّج أحاديثه، وعلّق عليه

شعيب الأرناؤوط عبد القادر الأرناؤوط

ورخَّص جماعةٌ من السلف في كتابة بعض القرآن وشربه، وجعل ذلك من الشفاء الذي جعل الله فيه.

مؤلفات الشيخ الإمام

صنفها وأعدها للتصحيح تمهيدا لطبعها

عبد العزيز بن زيد الرومي — د. محمد بلتاجي — د. سيد حجاب

القسم الاول

العقيدة والآداب الإسلامية

يشتمل على :

١) كتاب التوحيد
٢) كشف الشبهات
٣) ثلاثة الاصول
٤) القواعد الاربع
٥) فضل الاسلام
٦) اصول الايمان
٧) كتاب مفيد المستفيد فى كفر تارك التوحيد
٨) مجموعة رسائل في التوحيد
٩) كتاب الكبائر

باب ٢٦

ما جاء في النشرة

عن جابر : « أن رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن النُّشرة ؟ فقال : هي من عمل الشيطان » رواه أحمد بسند جيد ، وأبو داود ، وقال : سئل أحمد عنها فقال : ابنُ مسعود يكره هذا كلّه .

وفي البخاري عن قتادة « قلت لابن المسيب : رجل به طِب أو يُؤَخَذ عن امرأته ، أيُحَلّ عنه أو يُنَشّر ؟ قال : لا بأس به ، إنما يريدون به الإصلاح ، فأما ما ينفع فلم يُنْهَ عنه » اهـ .

وروى عن الحسن أنه قال « لا يَحِلُ السِّحرَ إلا ساحر » .

قال ابن القيم : النشرة حل السحر عن المسحور ، وهي نوعان :

أحدهما : حَلّ بسحر مثله ، وهو الذي من عمل الشيطان . وعليه يُحمل قول الحسن ، فيتقرب الناشر والمنتشر إلى الشيطان بما يحب ، فيبطل عمله عن المسحور .

والثاني : النشرة بالرقية والتعوذات والأدوية والدعوات المباحة فهذا جائز .

Imam Ahmed bin Hanbal Rh. Al Mutawaffa 241 Hij. se Musibat Naazil hone ke baad (Quraan ki) Tamaa-im Latkane ke Mutalliq Sawal kiya gaya, toh Unhone Farmaya ke Isme koi Harj nahi

(Za'ad ul Ma'ad : 4/327)

الحُمّى وقعةٌ فيها: بسم الله الرحمن الرحيم، بسم الله، وبالله، محمد رسول الله، قلنا: يا نار كوني برداً وسلاماً على إبراهيم، وأرادوا به كيداً، فجعلناهم الأخسرين، اللهم ربَّ جبرائيل، وميكائيل، وإسرافيل، اشفِ صاحب هذا الكتاب بحولك وقوتك وجبروتك، إله الحق آمين.

قال المروزي: وقرأ على أبي عبد الله ـ وأنا أسمعُ ـ أبو المنذر عمرو بن مجمع، حدثنا يونسُ بن حبان، قال: سألتُ أبا جعفر محمد بن علي أن أعلِّق التعويذ، فقال: إن كان من كتاب الله أو كلام عن نبيِّ الله فعلِّقه واستشفِ به ما استطعتَ. قلتُ: أكتب هذه من حُمَّى الرِّبع: باسم الله، وبالله، ومحمد رسول الله إلى آخره؟ قال: أي نعم.

وذكر أحمد عن عائشة رضي الله عنها وغيرها، أنهم سهَّلوا في ذلك.

قال حرب: ولم يُشَدِّدْ فيه أحمد بن حنبل، قال أحمد: وكان ابنُ مسعود يكرهه كراهة شديدة جداً. وقال أحمد وقد سئل عن التمائم تُعلَّقُ بعد نزول البلاء؟ قال: أرجو أن لا يكون به بأس.

قال الخلال: وحدثنا عبد الله بن أحمد، قال: رأيتُ أبي يكتب التعويذ للذي يفزَعُ، وللحمى بعد وقوع البلاء.

كتاب لعسر الولادة: قال الخلال: حدثني عبدُ الله بن أحمد: قال رأيتُ أبي

زاد المعاد
في هدي خير العباد
لابن قيم الجوزية
الإمام المحدث المفسر الفقيه شمس الدين أبي عبد الله محمد بن أبي بكر الزرعي الدمشقي
(٦٩١ - ٧٥١)
حقق نصوصه، وخرج أحاديثه، وعلق عليه
شعيب الأرنؤوط عبد القادر الأرنؤوط

يكرهه كراهة شديدة جداً. وقال أحمد وقد سئل عن التمائم تُعلَّقُ بعد نزول البلاء؟
قال: أرجو أن لا يكون به بأس.

Imam Raazi Rh. Farmate hai ke Raha wo Taweez jisme Qurani aayat aur Allah Ta'la ke Asma Darj ho [Yaani Likhe ho] Toh Unme Koi Harj Nahi hai

(Mukhtaar us Sahaa : Safa 122)

مُتِمٌّ کہتے ہیں۔

وَلَدَتْ لِتِمامٍ وتَمَامٍ: اس عورت نے پورے دنوں کا بچہ جنا۔

وُلِدَ المَوْلُوْدُ لِتِمامٍ وتَمَامٍ: بچہ پورے دنوں کا پیدا ہوا۔

قَمَرٌ تَمَامٌ وتِمَامٌ: پورا چاند۔ ماہ بدر۔ چودہویں کا چاند اور ماہ تمام۔

لَيْلُ التِّمامِ: (تاء مکسور فقط) سال کی طویل ترین رات۔

التَّمِيْمَةُ: تعویذ یا نقش جو انسان گلے میں ڈالتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ: مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَلَا اَتَمَّ اللهُ لَهُ: "یعنی وہ جس کسی نے گلے میں تعویذ ڈالا تو خدا اسے زندگی پوری کرنا نصیب نہ کرے یعنی جواں مرگ ہو۔" کہا گیا ہے کہ اس تعویذ سے وہ منکے وغیرہ مراد ہیں جو لوگ گلے میں ڈالتے ہیں۔

رہے وہ تعویذ جن میں قرآنی آیات اور اللہ تعالیٰ کے اسماء درج ہوں تو ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

التَّمْتَامُ: توتلا انسان۔ جو تاء کی آواز نکالتے وقت ہکلاتا ہو۔

الثّانِي: ساکن، بود و باش اختیار کرنے والا۔

هُمْ تِنَاءُ البَلَدِ: وہ علاقے یا شہر کے رہنے والے ہیں۔ اس کا اسم تَنَاءَةٌ ہے۔

ت ن ر — التَّنُّوْرُ: تنور جس میں روٹی پکاتے ہیں۔ قول خداوندی ہے: وَفَارَ التَّنُّوْرُ: تنور بھڑک اٹھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اس لفظ سے مراد روئے زمین یا سطح زمین ہے۔

ت ن ف — التَّنُوْفَةُ: نجات اور چھٹکارا۔

ت ن ن — التِّنِّيْنُ: سانپوں کی ایک قسم۔

تَنُّوْر: دیکھئے بذیل (ت ن ر)

ت ہ م — تِهَامَةُ: ایک ملک کا نام ہے۔ اس سے صفت نسبتی تِهَامِيٌّ ہے۔ اور تَهَامٍ بھی۔ اگر تاء کو مفتوح پڑھیں تو پھر یاء کو مشدد نہیں پڑھیں گے۔ لوگ جس طرح کہتے ہیں: رَجُلٌ يَمَانٍ شَآمٍ وقَوْمٌ تَهَامُوْنَ: جیسے لوگ کہتے ہیں قَوْمٌ يَمَانُوْنَ۔ سیبویہ کا کہنا ہے کہ بعض لوگ اس سے نسبت تَهَامِيٌّ، يَمَانِيٌّ اور شَآمِيٌّ (حرف اول مفتوح اور یاء مشدد) بھی کہتے ہیں۔

أحدهما يقال له: أبو عصمة، والآخر عيسى، أنهما سمعا رجلاً من أهل مكة أو المدينة يقول: سألت ابن المسيب عن التعويذ فقال: إذا كان في أديم أو نحوه فلا بأس به.

١٧٦ ـ وأخبرنا زاهر بن أحمد أنا أحمد بن مُحَمَّد بن شعبة الحافظ نا مُحَمَّد بن إسماعيل الصائغ نا عفان نا شعبة عن أبي عصمة وعيسى الأزرق أنهما سمعا رجلاً من المدينة قال: سألت سعيد بن المسيب عن التعويذ فقال: لا بأس إذا كان في شيء يواريه[١].

١٧٧ ـ أخبرنا أحمد بن مُحَمَّد أنا أبو يعلى نا الدَّبَري أنا عَبدالرَّزَّاق أنا مَعْمَر أنا علقمة بن أبي علقمة … ة تكون على الحائض والجنب (فقال): لا بأس … ليها[٢].

١٧٨ ـ وأخبرنا … ن عَبدالرَّزَّاق عن ابن جُرَيج قال: قلت لعط … ت أو أصابتها جنابة أتنزعه؟ قال: إذا كان … ان في رقعة؟ فقال: هذه أبغض إليَّ، قلت … ي أكف من الرقعة.

١٧٩ ـ قال ابن … يسأل: أيجعل على الصبي القرآن؟ فيقو … . أو قصبة ما كانت فنعم، وأما في رقعة ف … ح في قلادة الصبي ـ فيقول: لا يظهره[٣].

فضائل القرآن
تصنيف
الحافظ أبي العباس جعفر بن محمد المستغفري
(٣٥٠ - ٤٣٢هـ)
تحقيق وتخريج
الدكتور أحمد بن فارس السلوم
عفا الله عنه
المجلد الأول
دار ابن حزم

---

(١) مقطع.
هكذا رواه عفان وعمار بن عبدالجبار عن شعبة عن الرجلين عن رجل عن سعيد.
ورواه عقبة بن خالد عن شعبة فقال عن أبي عصمة قال سألت ابن المسيب، رواه ابن أبي شيبة ٤٣/٥.

(٢) صحيح.
مصنف عبدالرزاق ح١٣٤٨، وعنده: يجوز عليها.

(٣) صحيح.
وهو في المصنف ح١٣٤٧.
وفي هامش الأصل عرف بالشقيقة بلغتهم فقال: يعني ساخ حرما.

Sanad : Imam Mustaghfiri Rh —> Zaahir bin Ahmed Rh —> Ahmed bin Muhammed bin Shoba Al Haafiz Rh —> Muhammed bin Ismail As-saaigh Rh —> affan Rh —> Shoba Rh —> Abu Isma Rh aur Isaa Al Azraq Rh —> Saeed Ibn ul Mussaib Rh

Matan : Abu Isma Rh. aur Isaa Rh. Farmate hai ke Hume Madine ke Ek Aadmi ne Khabar di ke Saeed Ibn ul Mussaib Rh. se Taweez ke bare me Sawaal Kiya gaya, Toh Unhone Farmaya ke Usme Koi Harj nahi Jabke wo Aisi Cheez me ho, Jo Usko Chupa de

(Fazail e Quraan Lil Mustaghfiri : 1/224, Raqm 176)

Imam Ahmed Dardair Rh. Al Mutawaffa 1201 Hij. Farmate hai ke Wo Taweez Jisme Allah Ta'la ke Naam aur Quraan ke Alfaaz ho, unka Istemaal Mareez, Tandurust Wagaira ke liye kiya jasakta hai Ba-shart hai ke wo kisi Hifazat karne waali cheez me band ho

(Sharah As-sagheer : 4/769)

«اللهم رب الناس أذهب الباس اشف أنت الشافي لا شفاء إلا شفاؤك شفاء لا يغادر سقماً» وأقر صلى الله عليه وسلم من رقى بالفاتحة وقال: «أحق ما أخذتم عليه أجراً كتاب الله»(1) وكان صلى الله عليه وسلم إذا اشتكى يقرأ على نفسه الإخلاص والمعوذتين وينفث في يديه ويمسح بهما ما استطاع من جسده.

(و) تجوز (التميمة) أي الورقة المشمولة (بشيء من ذلك) المذكور من أسمائه تعالى والقرآن لمريض وصحيح وحائض ونفساء وبهيمة بعد جعلها فيما يقيها، ولا يرقى بالأسماء التي لم يعرف معناها قال مالك ما يدريك لعلها كفر،

قوله: [وقال أحق ما أخذتم عليه أجراً كتاب الله]: أصل هذا الحديث عن أبي سعيد رضي الله عنه قال: «انطلق نفر من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في سفرة سافروها حتى نزلوا على حي من أحياء العرب فاستضافوهم فأبوا أن يضيفوهم فلدغ سيد ذلك الحي فسعوا له بكل شيء لا ينفعه شيء فقال

(و) تجوز (التميمة) أي الورقة المشمولة (بشيء من ذلك) المذكور من أسمائه تعالى والقرآن لمريض وصحيح وحائض ونفساء وبهيمة بعد جعلها فيما يقيها، ولا يرقى بالأسماء التي لم يعرف معناها قال مالك ما يدريك لعلها كفر،

إن أحق ما أخذتم عليه أجراً كتاب الله قاله في بعض روايات تلك القصة.

قوله: [وحائض ونفساء]: أي وجنب.

قوله: [ولا يرقى بالأسماء التي لم يعرف معناها]: أي ما لم تكن مروية عن ثقة كالمعروفة من كلام أبي الحسن الشاذلي كالدائرة والأسماء التي في أحزاب السيد الدسوقي والجلجلوتية.

(1) صحيح رواه البخاري في كتاب الإجارة.

الشرح الصغير

على

أقرب المسالك
إلى مذهب الإمام مالك

تأليف

العلامة أبي البركات أحمد بن محمد بن أحمد الدردير

الجزء الرابع

دار المعارف

Imam Qurtubi Rh. Al Mutawaffa 671 Hij. Farmate hai ke Jisne Quran e Majeed ko Apne Gale me Latkaya toh Umeed hai ke Allah tala uski Hifazat Farmaye aur Usko Kisi aur ke Supurd nahi karenge Kyunke Quran se Shifa Haasil karne me Allah tala par Tawakkul hota hai. Aur usi ki taraf rughbat hoti hai

(Tafseer e Qurtubi : 13/162)

سمعتُ رسول الله ﷺ يقول: «من علَّق تميمةً فلا أتمَّ اللهُ له، ومن علَّق وَدَعةً فلا وَدَعَ الله له»[1]. قلت[2]: قال الخليل بن أحمد: التميمة: قلادة فيها عُوَذٌ، والوَدَعة: خَرَزٌ. وقال أبو عمر: التميمة في كلام العرب: القِلادة، ومعناه عند أهل العلم: ما عُلِّقَ في الأعناق من القلائد خشيةَ العين أو غيرها أن تنزل أو لا تنزل قبل أن تنزل، فلا أتمَّ اللهُ

عليه الصلاة والسلام: «من علَّق شيئاً وُكِلَ إليه» فمن علَّق القرآن ينبغي أن يتولَّاه اللهُ ولا يَكِلَه إلى غيره؛ لأنه تعالى هو المرغوبُ إليه والمُتوكَّلُ عليه في الاستشفاء بالقرآن. وسُئِلَ ابنُ المسيِّب عن التعويذ: أيُعلَّق؟ قال: إذا كان في قصبةٍ أو رقعةٍ يُحرَزُ

عليه الصلاة والسلام: «من علَّق شيئاً وُكِلَ إليه» فمن علَّق القرآن ينبغي أن يتولَّاه اللهُ ولا يَكِلَه إلى غيره؛ لأنه تعالى هو المرغوبُ إليه والمُتوكَّلُ عليه في الاستشفاء بالقرآن. وسُئِلَ ابنُ المسيِّب عن التعويذ: أيُعلَّق؟ قال: إذا كان في قصبةٍ أو رقعةٍ يُحرَزُ
فلا بأس به. وهذا على أن المكتوب قرآن. وعن الضحاك أنه لم يكن يرى بأساً أن يُعلِّقَ الرجلُ الشيءَ من كتاب الله إذا وضعه عند الجماع وعند الغائط. ورخَّص أبو جعفر محمد بن علي في التعويذ يُعلَّقُ على الصبيان. وكان ابن سيرين لا يرى بأساً

(١) أخرجه أحمد (١٧٤٠٤)، ونصّ السندي على أن كلمة «وَدَع» ضبطت بالتشديد.
(٢) في (م): قلنا. والمثبت هناك على أنها من الحديث!
(٣) التمهيد ١٧/ ١٦٢ - ١٦٤.

محمد أنس مصطفى الخن — محمد معتز كريم الدين

الجزء الثالث عشر

مؤسسة الرسالة

Imam Ibn Aabideen Rh. Al Mutawaffa 1252 Hij. Tehreer Farmate hai ke Shalbi me Ibn ul Aseer Rh. se Manqul hai ke Tamaa-im Tameemah ki Jama'a hai aur yeh Seepiya ya kodiya hai jinko arab apne bach-cho ke gale me daalte the, usse wo apne Za'am (Ghuman) me unko nazr e bad se bachate the, islam ne usko batil kardiya hai (Radd ul Mukhtar, Ibn ul Aabideen : 9/523)

رَدُّ المُحْتَار

عَلَى

الدُّرِّ المُخْتَار شَرْحِ تَنْوِيرِ الأَبْصَار

لخاتمة المحققين

محمد أمين الشهير بابن عابدين

مع تكملة ابن عابدين لنجل المؤلف

دراسة وتحقيق وتعليق

الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوض

قدم له وقرظه

الأستاذ الدكتور محمد بكر إسماعيل

كلية الدراسات ... جامعة الأزهر

فرع في المجتبى: التميمة المكروهة ما كان بغير العربية.

قال في الهداية: وقد روي أن النبي ﷺ أمر بعض أصحابه بذلك اهـ. وفي المنح: إنما ذكر هذا لأن من عادة بعض الناس شد الخيوط على بعض الأعضاء، وكذا السلاسل وغيرها، وذلك مكروه لأنه محض عبث فقال: إن الرتم ليس من هذا القبيل. كذا في شرح الوقاية اهـ. قال ط: علم منه كراهة الدملج الذي يضعه بعض الرجال في العضد.

قوله: (التميمة المكروهة) أقول: الذي رأيته في المجتبى: التميمة المكروهة ما كان بغير القرآن. وقيل: هي الخرزة التي تعلقها الجاهلية اهـ. فلتراجع نسخة أخرى وفي المغرب: وبعضهم يتوهم أن المعاذات هي التمائم، وليس كذلك، إنما التميمة الخرزة، ولا بأس بالمعاذات إذا كتب فيها القرآن، أو أسماء الله تعالى، ويقال رقاه الراقي رقياً ورقية: إذا عوّذه ونفث في عوذته. قالوا: وإنما تكره العوذة إذا كانت بغير لسان العرب، ولا يدرى ما هو، ولعله يدخله سحر أو كفر أو غير ذلك، وأما ما كان من القرآن أو شيء من الدعوات فلا بأس به اهـ. قال الزيلعي: ثم الرتيمة قد تشتبه بالتميمة على بعض الناس، وهي خيط كان يربط في العنق أو في اليد في الجاهلية لدفع المضرة عن أنفسهم على زعمهم، وهو منهيّ عنه، وذكر في حدود الإيمان أنه كفر اهـ. وفي الشلبي عن ابن الأثير: التمائم جمع تميمة، وهي خرزات كانت العرب تعلقها على أولادهم يتقون بها العين في زعمهم، فأبطلها الإسلام والحديث الآخر «من علق تميمة فلا أتمّ الله له» لأنهم يعتقدون أنها تمام الدواء والشفاء، بل جعلوها شركاً لأنهم أرادوا بها دفع المقادير المكتوبة عليهم وطلبوا دفع الأذى من غير الله تعالى الذي هو دافعه اهـ ط. وفي المجتبى: اختلف في الاستشفاء بالقرآن بأن يقرأ على المريض أو الملدوغ الفاتحة، أو يكتب في ورق ويعلق عليه أو في طست ويغسل ويسقى. وعن النبي ﷺ أنه كان يعوّذ نفسه. قال رضي الله

زعمهم، وهو منهيّ عنه، وذكر في حدود الإيمان أنه كفر اهـ. وفي الشلبي عن ابن
الأثير: التمائم جمع تميمة، وهي خرزات كانت العرب تعلقها على أولادهم يتقون بها
العين في زعمهم، فأبطلها الإسلام والحديث الآخر «من علق تميمة فلا أتمّ الله له» لأنهم

Imam Nawawi Rh. Al Muwaffa 676 Hij. Farmate hai ke Amr bin Shoeib Rh. ki Hadees Taweez ke Jawaz ki Daleel hai

(Al Majmua : 2/84)

وغيره بل يجب ذلك صيانة للمصحف ولو لم يجد من يودعه المصحف وعجز عن الوضوء فله حمله مع الحدث . قال القاضي أبو الطيب : ولا يلزمه التيمم له لأنه لا يرفع الحدث وفيما قاله نظر . وينبغي أن يجب التيمم لأنه وان لم يرفع الحدث فيبيح الصلاة ومس المصحف وحمله .

(التاسعة) قال القاضي حسين وغيره : يكره للمحدث حمل التعاويذ — يعنون الحروز — قال أبو عمرو بن الصلاح في الفتاوى : كتابة الحروز واستعمالها مكروه وترك تعليقها هو المختار . وقال في فتوى أخرى : « يجوز تعليق الحروز التي فيها قرآن على النساء والصبيان والرجال ويجعل عليها شمع ونحوه ويستوثق من النساء وشبههن بالتحذير من دخول الخلاء بها ؛ والمختار أنه لا يكره اذا جعل عليه شمع ونحوه لأنه لم يرد فيه نهي » ونقل ابن جرير الطبري عن مالك نحو هذا فقال : قال مالك « لا بأس بما يعلق على النساء الحيض ، والصبيان من القرآن اذا جعل في كن كقصبة حديد أو جلد يحرز عليه » وقد يستدل للاباحة بحديث عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعلمهم من الفزع كلمات : أعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وشر عباده ومن همزات الشياطين وأن يحضرون » قال : وكان عبد الله بن عمرو يعلمهن من عقل من بنيه ومن لم يعقل كتبه فأعلقه عليه ، رواه أبو داود والترمذي وقال حديث حسن .

وقد يستدل للاباحة بحديث عمرو بن شعيب

الكفار اذا خيف وقوعه في أيديهم لحديث ابن عمر رضي الله عنهما في الصحيحين أن النبي صلى الله عليه وسلم « نهى أن يسافر بالقرآن الى أرض العدو » واتفقوا أنه يجوز أن يكتب اليهم الآية والآيتان وشبههما في أثناء كتاب لحديث أبي سفيان رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم

الطبعة الوحيدة الكاملة من :

كتاب المجموع

شرح المهذب للشيرازي

للإمام أبي زكريا محيي الدين بن شرف النووي

الجزء الثاني

مكتبة الإرشاد
جدة - المملكة العربية السعودية

Imam Behaiqi Rh. Al Mutawaffa 458 Hij. Farmate hai ke Hamare Shaykh ne Kaha hai ke Tamimah Un Seepiyo aur Kodiyo ko kehte hai Jinko (Zamana e Jahiliyat me Arab) Galo me Latkate the, aur unka Yeh aqeeda tha ke usse musibate dur hoti hai aur jo taweez latkaaye jaate hai unko bhi tameemah kehte hai (Sunan e Kubra Lil Behaiqi : 9/588)

Isse Sabit hua ke Qurani Taweez ko Tamimah nahi Kehte

وذكر الله فقلت وما الحجة في ذلك؟ فقال غير حجة وأما رواية صاحبنا وصاحبك فإن مالكاً أخبرنا، عن يحيى بن سعيد، عن عمرة بنت عبد الرحمن أن أبا بكر رضي الله عنه دخل على عائشة وهي تشتكي ويهودية ترقيها قال: ارقيها بكتاب الله.

قال الشيخ رحمه الله: والأخبار فيما رقى به النبي ﷺ ورقي به وفيما تداوى به وأمر بالتداوي به كثيرة/ قد أخرجت بعض ما ورد في الرقى في كتاب الدعوات وبالله التوفيق. ٩/ ٣٥٠

[٩١] ـ باب التمائم

١٩٦٠٣ ـ أخبرنا أبو علي الروذباري، أنبأ محمد بن بكر، ثنا أبو داود، ثنا محمد بن العلاء، ثنا أبو معاوية، ثنا الأعمش عن عمرو بن مرة عن يحيى بن الجزار عن ابن أخي زينب امرأة عبد الله يعني ابن مسعود عن زينب امرأة عبد الله رضي الله عنه قال:

قال الشيخ: والتميمة يقال إنها خرزة كانوا يتعلقونها يرون أنها تدفع عنهم الآفات ويقال قلادة تعلق فيها العوذ.

وجر الإزار والصفرة يعني الخلوق وتغيير الشيب والرقى إلا بالمعوذات وعقد التمائم والضرب بالكعاب والتبرج بالزينة لغير محلها وعزل الماء عن محله وإفساد الصبي غير محرمه.

قال أبو عبيد: أما التولة فهي بكسر التاء وهو الذي يحبب المرأة إلى زوجها هو من السحر وذلك لا يجوز وأما الرقى والتمائم فإنما أراد عبد الله ما كان بغير لسان العربية مما لا يدرى ما هو.

قال الشيخ: والتميمة يقال إنها خرزة كانوا يتعلقونها يرون أنها تدفع عنهم الآفات ويقال قلادة تعلق فيها العوذ.

١٩٦٠٥ ـ وأخبرنا أبو زكريا بن أبي إسحاق، وأبو بكر أحمد بن الحسن، قالا: ثنا

للإمام

أبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي

المتوفى سنة ٤٥٨هـ

الجزء التاسع

المحتوى

تتمة كتاب السير ـ كتاب الجزية

كتاب الصيد والذبائح ـ كتاب الضحايا

منشورات محمد علي بيضون

دار الكتب العلمية

Sanad : Imam Abubakr Ibn abi Shaiba Rh—>Abdur Raheem bin Sulaimaan Rh—>Ismail bin Muslim Rh—>Ibn Sireen Rh

Matan : Ibn Sireen Rh. ke Nazdeek Quraan se (Taweez) Likhne aur Latkaane me koi Harj Nahi (Musannaf Ibn Abi Shaiba : 8/32)

«كان مجاهد يكتب للصبيان[١] التعويذ فيعلقه عليهم».

٢٣٨٩٣- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا عبيدالله عن حسن[٢] عن جعفر عن أبيه: أنه كان لا يرى بأساً أن يكتب القرآن في أديم ثم يعلقه

٢٣٨٩٧- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا يحيى بن آدم قــال: حدَّثنا حســن عن ليث عن عطاء قال: «لا بأس أن يُعلَّق القرآن».

حدثنا أيوب أنه رأى في عضد عبيدالله بن عبد الله بن عمر خيطاً.

٢٣٨٩٧- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا يحيى بن آدم قــال: حدَّثنا حســن عن ليث عن عطاء قال: «لا بأس أن يُعلَّق القرآن».

٢٣٨٩٨- حدثنا أبو بكر قال: حدثنا يحيى بن آدم عن أبان بن تغلب عن يونس بن خبّاب[٤] قال: سألتُ أبا جعفر عن التعويذ يُعلَّق على الصبيان؟ فرخَّص فيه.

(١) في (ط س) و(ل): «الناس».
(٢) في (ج) و(ل) و(م): «حسين» والصواب المثبت وهو: الحسن بن صالح بن حي، نظر ترجمة عبيدالله بن موسى العبسي من «تهذيب الكمال».
(٣) في (ط س): «وأن يحضرون».
(٤) في (م): «يونس بن حبان» وكأنها كذلك في (ج) والصواب المثبت.

تحقيق

حمد بن عبد الله الجمعة　　محمد بن إبراهيم اللحيدان

الجزء الثامن

الطب - الأدب

Imam Ibn Hajar Asqalani Rh Likhte hey Ulamao ka Ispar Ijma hai ke Dam aur Taweez 3 Sharto ke Sath Jayez hai :

1 – Allah ke Kalaam Yaani Quran se ho Ya Allah ke Asmaa wa Sifaat se ho.

2 – Arabi me ho aur Kisi Ajmi Zubaan me ho Toh Uski Alfaaz ke Ma'ani Maloom ho.

3 – Dam Karna aur Karaane Waale ka Yeh Aiteqaad ke Dam aur Taweez me Ba-Zaatiya Koi Taseer Nahi Balke Mausar e Haqeeqi Sirf Allah hai. Yeh Dam aur Taweez Sirf Sabab hai (Fathul Baari : Jild 10/195)

التعوذ بغيرها ، وإنما اجتزأ بهما لما اشتملتا عليه من جوامع الاستعاذة من كل مكروه جملة وتفصيلا ، وقد
أجمع العلماء على جواز الرقى عند اجتماع ثلاثة شروط : أن يكون بكلام الله تعالى أو بأسمائه وصفاته ، وباللسان
العربي أو بما يعرف معناه من غيره ، وأن يعتقد أن الرقية لا تؤثر بذاتها بل بذات الله تعالى . واختلفوا في كونها

TAWEEZ KE ISTEMAL KERNE KI CHAND SHARTE
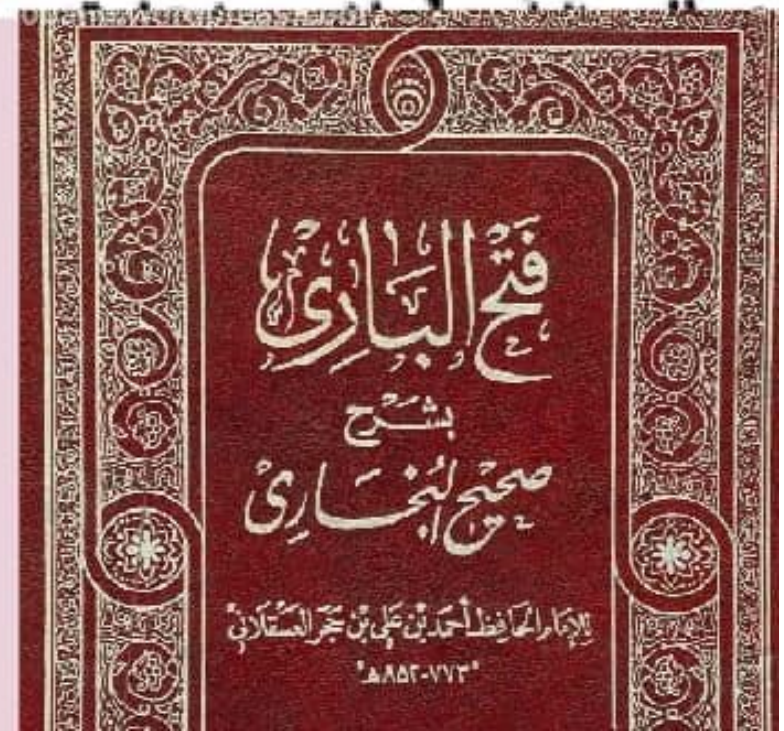
قرآن و حدیث کا لکھا ہوا تعویذ جایز ہے

توسیف الرحمان کے استاد
حافظ عبد اللہ بہاولپوری
قرآن و حدیث والے تعویذ
کے قایل تھے
خطبات بہاولپوری ج ۳ ص ۱۲۶

54-36

خطباتِ بہاولپوری

پروفیسر حافظ محمد عبد اللہ بہاولپوری

www.ircpk.com

اصلی سلفی شبیر حنفی

[illegible] ہیں افضل الذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ کہیں
نہیں [illegible] علیہ السلام نے پوچھا یا اللہ مجھے کوئی بہترین وظیفہ بتا تو اللہ
تعالیٰ نے کہا [illegible] لا الہ الا اللہ پڑھا کر۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا
کہ اے اللہ! اس کو تو [illegible] پڑھتا ہے۔ تو اللہ نے فرمایا کہ اے
موسیٰ کیا اس کی تاثیر کم ہو جائے گی۔ اگر [illegible] اور زمین ایک پلڑے
[illegible] ہوں اور لا الہ الا اللہ ایک پلڑے میں تو [illegible] بھاری ہے۔
[illegible] السنۃ کتاب الاسماء باب التسبیح [illegible]
[illegible] و التکبیر عن ابی سعید [illegible]) اس لئے وظیفہ لا الہ
[illegible] ہے۔ کسی نبی کا نام ایک دفعہ بھی وظیفہ میں نہیں آنا چاہیے۔ کلمہ
[illegible]۔ جب مسلمان ہوتے ہیں یا اذان وغیرہ میں کہا جاتا ہے۔
[illegible] وظیفہ وغیرہ کیا جاتا ہے بار بار Repeat کیا جاتا ہے تو سوائے
اللہ [illegible] نام کے کسی کا نام بالکل نہیں کہنا چاہیے۔ لا الہ الا اللہ ' لا الہ
الا اللہ پھر کوئی کہے محمد رسول اللہ ' محمد رسول اللہ تو یہ شرک ہے۔

س:۔ تعویذ لکھنے والے کی بخشش ہو سکتی ہے کہ نہیں ؟
ج :۔ اگر شرکیہ تعویذ نہ ہو' کوئی آیت ہو' کوئی حدیث ہو تو کیوں
نہیں نجات ہو گی۔ کوئی منع نہیں ہے۔

س:۔ اگر کسی شخص کی آنکھ سحری کے وقت نہ کھلے تو روزہ پورا کر سکتا
ہے ؟
ج :۔ کرنا چاہیے' دیکھو بعض جاہل لوگ روزہ رکھتے ہی نہیں۔ اگر خدا
نہ خواستہ دن میں بے ہوش ہو جائے' کوئی بے ہوشی کی صورت ہو'
خطرے کی صورت ہو تو افطار کر لے۔ بعض لوگوں کو سفر کرنا ہوتا ہے تو
[illegible] ہی نہیں رکھتے۔ کہ جی! مجھے صبح لاہور جانا ہے اس لئے میں روزہ
[illegible] رکھتا۔ خدانخواستہ گھر میں کوئی کام ہو یا کوئی فوت ہو جائے تو پھر

صاحبِ قبر کے توسل سے دعا کرنا جائز ہے۔ غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان کا عقیدہ

غیر مقلدین انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے کرامؒ کی قبور سے توسل کے منکر ہیں اور اس وسیلہ کو ناجائز اور بدعت کہتے ہیں لیکن خود غیر مقلدین کے مشہور عالم نواب صدیق حسن خان صاحب قبر سے توسل کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ نواب صدیق حسن خان اپنی کتاب مجموعہ رسائل عقیدہ میں لکھتے ہیں کہ "کسی نبی، ولی یا عالم کے ساتھ توسل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کسی شخص نے قبر والے سے توسل کیا اور کہا کہ (اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے فلاں بیماری سے شفا عطا فرما اور میں تیری اس صاحب قبر نیک آدمی کی عبادت کا، جو اس نے تیری عبادت کی اور تیرے لئے مجاہدہ کیا اور خالصا تیرے لئے تعلیم و تعلم کیا توسل اختیار کرتا ہوں تو اس کے جواز میں کوئی تردد نہیں ہے"(مجموعہ رسائل عقیدہ، ج1، صفحہ 402) صاحب قبر سے توسل اختیار کرنے کو غیر مقلد ناجائز اور بدعت کہتے ہیں تو کیا غیر مقلد اپنے نواب صدیق حسن خان پہ بھی بدعتی ہونے کا فتویٰ لگائیں گے؟

سلسلة احياء التراث العلمي

للإمام

النواب محمد صديق حسن خان القنوجي

مجموعہ رسائلِ عقیدہ

(جلد اول)

نواب سید محمد صدیق حسن خان

(۱۸۳۲ء — ۱۸۹۰ء)

تسہیل و تخریج

حافظ عبداللہ سلیم — حافظ شاہد محمود

دار ابی الطیب

پانچویں فصل

صاحبِ قبر کے توسل سے دعا کرنا

زیارتِ قبور کے آداب:

جب کوئی شخص کسی مشہور صالح مسلمان کی قبر کا قصد کرے تو زیارت کر کے وہاں کھڑے ہو کر اسمائے حسنیٰ اور اس قبر والے کی قدر و منزلت کے وسیلے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے سوال کرے تو کیا یہ بدعت اس قبر والے مردے کی عبادت شمار ہوگی؟ کیا اس پر یہ بات صادق آئے گی کہ اس نے غیر اللہ کو پکارا اور رحمن کے سوا کسی اور کو پوجا؟ اس سے ایمان کا لفظ سلب ہو گیا اور اس قبر پر وثن اور بت ہونا صادق آیا؟ اس دعا کرنے والے پر مرتد ہو جانے کا حکم لگا؟ اس کی بیوی اس سے جدا ہو گی؟ اس کا مال مباح ٹھہرا اور اس کے ساتھ اہلِ ردت جیسا معاملہ کرنا چاہیے یا نہیں یا وہ شخص کبیرہ گناہ کا مرتکب یا مکروہ کام کا فاعل ہوا ہے؟

اس سے پہلے یہ بات گزر چکی ہے کہ کسی نبی یا ولی یا عالم کے ساتھ توسل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔[1] اب یہ شخص جو قبر کے پاس آیا اور اس نے قبر کی زیارت کی اور اکیلے اللہ کو پکارا اور اس قبر والے سے توسل کیا، مثلاً یوں کہا:

"اللهم إني أسألك أن تشفيني من كذا، وأتوسل إليك بما لهذا العبد الصالح من العبادة لك، أو المجاهدة فيك، أو التعلم، و التعليم خالصاً لك"

[اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے فلاں بیماری سے شفا عطا فرما اور میں تیری طرف اس صاحبِ قبر نیک آدمی کی اس عبادت کا، جو اس نے تیری عبادت کی اور

① توسل کا یہ طریقہ صحابہ و تابعین اور ائمہ سلف میں مروج نہیں تھا۔ تفصیل کے لیے دیکھیں: قاعدة جليلة في التوسل والوسيلة لابن تيمية والتوسل، أنواعه وأحكامه للألباني.

تیرے لیے جو مجاہدہ کیا اور خالصتاً تیرے لیے تعلیم و تعلم کا کام کیا، توسل اختیار کرتا ہوں] تو اس کے جواز میں کوئی تردد نہیں ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ اس کا اٹھ کر قبر کے پاس جانا کس مقصد کے لیے ہے؟ اگر تو محض زیارت کے لیے ہے اور قصدِ زیارت کی تجرید کے بعد دعا و توسل کا قصد و ارادہ ہے تو یہ ممنوع نہیں ہے، کیونکہ اصل میں وہ محض زیارت کے لیے آیا تھا اور رسول ﷺ نے قبروں کی زیارت کی اجازت دے رکھی ہے، جس کی دلیل یہ حدیث ہے:

«كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ أَلَا فَزُورُوهَا» (رواه البخاري)[1]

[میں نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا، لیکن سن لو! اب تم لوگ قبور کی زیارت کرو]

آپ ﷺ خود بھی گھر سے نکلے، قبرستان کی زیارت کی، مردوں کے لیے دعا کی اور امت کو اس بات کی تعلیم دی کہ قبروں کی زیارت کے وقت یوں کہا کرو:

«اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا بِكُمْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاحِقُونَ، وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ، نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ»[2]

[اے گھر والے مومنو! تم پر سلام ہو اور ہم ان شاء اللہ تمھیں ملنے والے ہیں، تمھارے پاس وہ چیز آگئی جس کا تم وعدہ دیے جاتے تھے، ہم اپنے لیے اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں]

اس صورت میں اس زائر نے وہی کام کیا جس کی اسے اجازت تھی اور وہ کام مشروع اور جائز تھا، لیکن اس شرط سے کہ وہ عزمِ سفر نہ کرے، کیونکہ زیارتِ قبور کی عدمِ سفر کے ساتھ قید وارد ہوئی ہے، چنانچہ فرمانِ رسول ﷺ ہے: «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثٍ...» الخ[3]

لہٰذا قبروں کی مطلق زیارت اس حدیث کے ساتھ مقید ہے، پھر چند قصصات کو اس سے مخصوص کر لیا ہے، ان ہی میں سے ایک زیارتِ قبر شریف ہے اور اس میں علما کا اختلاف ہے۔

① صحيح مسلم، رقم الحديث (٩٧٧)

② صحيح مسلم، رقم الحديث (٩٧٥) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (١٥٤٧) مسند أحمد (٥/ ٣٥٣)

③ صحيح البخاري، رقم الحديث (١١٨٩) صحيح مسلم، رقم الحديث (١٣٩٧)

لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝

ف: مولاناؒ نے فرمایا اور شرط اس عمل کی یہ بھی ہے کہ لونگ رات کو کھائے اور اس پر پانی نہ پیئے۔

برائے اسقاط جنین وَالَّتِيْ تُمْلِصُ جَنِيْنَهَا يَأْخُذُ خَيْطًا مُعَصْفَرًا عَلٰى مِقْدَارِ طُوْلِهَا وَيَعْقِدُ عَلَيْهِ تِسْعَ عُقَدٍ يَنْفُثُ فِيْ كُلٍّ مِّنْهَا وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ اِلٰى مُحْسِنُوْنَ ۝ وَقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اِلٰى اٰخِرِهَا۔

اور جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا اس کے قد کے برابر لے اور اس پر نو گرہیں لگا دے اور ہر گرہ پر وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھے اور پھونکے۔

برائے دردزہ وَالَّتِيْ ضَرَبَهَا الْمَخَاضُ يَكْتُبُ فِيْ رُقْعَةٍ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ، اِهْيًا اَشْرَاهِيًا وَيَلُفُّ الرُّقْعَةَ

اور جس عورت کو دردِ زہ یعنی لڑکا پیدا ہونے کا درد تکلیف دے تو پرچے کاغذ میں یہ آیت لکھے، وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ، اِهْيًا اَشْرَاهِيًا اور اس پرچے کو پاک کپڑے میں لپیٹے

فِيْ ثَوْبٍ طَاهِرٍ وَّيُعَلِّقُهَا فِيْ فَخِذِهَا الْيُسْرٰى وَاِنَّهَا تَلِدُ سَرِيْعًا، قُلْتُ حَفِظْتُ مِنْ كِتَابِ الدُّرِّ الْمَنْثُوْرِ عَنِ الْاَعْمَشِ اَنَّ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ دُعَاءُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعْنَاهُ يَا حَيُّ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ۔

اور اس کی بائیں ران پر باندھے تو وہ جلد جنے گی، میں کہتا ہوں مجھ کو یاد ہے جلال الدین سیوطیؒ کی کتاب درِ منثور سے بروایت اعمشؒ کہ یہ کلمہ اِهْيًا اَشْرَاهِيًا جناب موسٰی علیہ السلام کی دعا ہے، معنی اس کے یہ ہیں کہ اے زندہ قبل ہر چیز کے اور اے زندہ بعد ہر چیز کے۔

ف: مترجم کہتا ہے اِهْيًا بکسر ہمزہ و اَشْرَاهِيًا بفتح ہمزہ و شین لفظ یونانی ہے، یعنی وہ ازلی کہ کبھی اس کو زوال نہیں اور شَرَاهِيًا کہنا بدون ہمزہ کے خطا ہے، بزعم علمائے یہود کے، کذا فی القاموس،

مولاناؒ نے فرمایا اگر اول سورۃ سے حُقَّتْ تک شیرینی پر پڑھے اور حاملہ کو کھلاوے تو بھی جلد جنے۔

برائے زنے کہ فرزند نرینہ نزاید وَالَّتِيْ لَا تَلِدُ اِلَّا اُنْثٰى يَكْتُبُ قَبْلَ اَنْ تَمْضِيَ عَلَى الْحَمْلِ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ عَلٰى رَقِّ الْغَزَالِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَاءِ الْوَرْدِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اللّٰهُ يَعْلَمُ

اور جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گزرتے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران اور گلاب سے اس آیت کو لکھے:

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ

وکٹورین اہل حدیث کا صبح سے شام تک شرک

آج کل وکٹورین اہل حدیث کہتے ہیں کہ تعویذ شرک ہیں لیکن ان کے بڑے ہفتے میں دو دن بیٹھ کر صبح سے شام تک لوگوں کو تعویذ لکھ کر دیتے تھے اس طرح یہ خود بھی مشرک ہوئے اور لوگوں کو بھی شرک کرواتے تھے معاذ اللہ

قبلہ گاہ تشنگان فیض روحانی:۔ حافظ محمد سے لے کر اکتیسویں پشت میں ان کا سلسلہ نسب امام محمد بن حنیفہ رحمہ اللہ کی وساطت سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ خاندانی اعتبار سے یہ علوی ہیں اور اپنے اپنے عہد میں اس سلسلے کے تمام بزرگ قبلہ گاہ تشنگان فیض رہے ہیں۔ مخلوق خدا کی اصلاح اور علمی روحانی نفع رسانی ان کا بنیادی فریضہ تھا جسے یہ کامل اخلاص اور پوری تندہی سے انجام دیتے رہے۔ (قافلہ حدیث، ص:۴۴۵-۴۴۶)

حافظ محمد صاحب کی نسبتیں:۔ حافظ محمد رحمہ اللہ خاندان لکھویہ کے گل سرسبد مولانا محمد علی لکھوی رحمہ اللہ کے پوتے، مولانا محی الدین لکھوی رحمہ اللہ کے بیٹے اور جماعت اہلحدیث کے رہنما مولانا معین الدین لکھوی رحمہ اللہ کے بھتیجے تھے۔ والدہ کی طرف سے استاذ پنجاب حضرت مولانا عطاء اللہ لکھوی رحمہ اللہ کے نواسے اور مولانا عبدالرحمٰن، مولانا حبیب الرحمٰن، حافظ شفیق الرحمٰن اور حافظ عزیز الرحمٰن لکھوی کے بھانجے تھے۔ ان چار بھائیوں میں سے حبیب الرحمٰن لکھوی نے ۲۰ مئی ۱۹۷۳ء کو وفات پائی، حافظ عزیز الرحمٰن کا انتقال آٹھ نو برس پہلے ہوا اور مولانا عبدالرحمٰن لکھوی ۴ مارچ ۲۰۰۱ء کو فوت ہوئے۔ (قافلہ حدیث، ص:۴۴۶)

بڑوں کا ادب و تعظیم:۔ اپنے بڑوں کے ساتھ تعلق رکھنے والوں سے تکریم سے پیش آنا، اسلامی ثقافت اور دینی تہذیب کا بنیادی عنصر ہے جس سے حافظ محمد آگاہ بھی تھے اور اس پر عامل بھی......! (قافلہ حدیث، ص:۴۴۶-۴۴۷)

تعویذ فارمیسی میں لوگوں کا ہجوم:۔ ان کے چھوٹے بھائی مولانا معین الدین لکھوی رحمہ اللہ کے پاس بے شمار تعویذ لینے والے آتے ہیں اور وہ انہیں تعویذ دیتے ہیں۔ ہم نے ان کے سلسلہ تعویذات کا نام "تعویذ فارمیسی" رکھا تھا۔ ہفتے میں دو دن (اتوار اور پیر) انہوں نے تعویذات کیلئے وقف کر رکھے ہیں۔ ماشاء اللہ ان کی تعویذ فارمیسی خوب چلتی ہے۔ وہ صبح کو اپنے تعویذ خانے میں بیٹھ جاتے ہیں اور شام تک لوگوں کو تعویذ پر تعویذ دیتے چلے جاتے ہیں۔ جنرل ضیاء الحق بھی ان سے تعویذ لیتا تھا اور ان سے دعا کی درخواست کیا کرتا تھا۔ (قافلہ حدیث، ص:۴۴۸)

پریشانیوں میں مؤثر تعویذ:۔ میرا تجربہ یہ ہے کہ بعض معاملات میں ان کا تعویذ اثر کرتا ہے، بشرطیکہ تعویذ لینے والا صدق دل سے تعویذ لے۔ مثلاً جنات کے سلسلے میں ان کا دم اور تعویذ مؤثر ہے، اسی طرح بچوں کی بیماریاں اٹھرا وغیرہ کیلئے بھی ان کے تعویذ میں اللہ نے تاثیر رکھی ہے۔ عورتوں کی بعض بیماریوں کیلئے بھی ان کا تعویذ اللہ کے فضل سے افاقے کا باعث بنتا ہے لیکن مولانا محی الدین تعویذ رحمہ اللہ نہیں دیتے تھے، نمک پر دم کر دیتے تھے اور اس کے استعمال سے اللہ تکلیف رفع فرما دیتا تھا۔ ایک دن میں ان کی خدمت میں حاضر تھا کہ بعض لوگوں نے ان سے نمک پر دم کرایا۔ (قافلہ حدیث، ص:۴۴۸)

جنات کے نام خط:۔ مولانا محی الدین رحمہ اللہ کی تقویٰ شعاری کا اندازہ اس واقعہ سے لگائیے کہ مرکز الاسلام سے کچھ فاصلے پر ایک گاؤں میں خلجیوں کا ایک زمیندار خاندان آباد تھا۔ ان کا مولانا محی الدین رحمہ اللہ سے کسی معاملے میں کچھ اختلاف تھا، جس کی تفصیل کا مجھے علم نہیں۔ انہیں جنات پریشان کرتے تھے اور ان کیلئے مصیبت کا باعث بنے ہوئے تھے...... بعض لوگوں نے ان سے کہا کہ مولانا محی الدین رحمہ اللہ کی خدمت میں جاؤ، انہیں ساری بات بتاؤ، وہ اللہ اللہ کریں گے اور خدا بھلی کرے گا۔

خلجی ان کے پاس جانے سے گھبراتے تھے کہ ایسا نہ ہو مولانا ہم پر خفگی کا اظہار فرمائیں اور ہمیں شرمندہ ہونا پڑے۔

لوگوں نے کہا: ایسی کوئی بات نہیں، تم جاؤ، وہ بہت اچھی طرح پیش آئیں گے، اللہ کا نام لیں گے اور تمہاری تکلیف رفع ہو جائیگی۔

چنانچہ وہ مولانا کی خدمت میں آئے اور اپنی بپتا بیان کی...... مجھے یاد پڑتا ہے، مولانا نے جنات کے نام ان کو اس قسم کے چند الفاظ لکھ دیئے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از محی الدین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ یہ لوگ تمہارے ہاتھوں بہت پریشان ہیں۔ اب تم چلے جاؤ۔ والسلام

مانگتے ہیں یعنی حضرت عباسؓ نے دعا کی اور باقی لوگوں نے آمین کہی۔ (۲۱ شوال ۱۳۴۲ھ)

سوال: یا علی مدد جو لوگ کہتے ہیں اس میں شرک لازم آتا ہے یا نہیں۔

جواب: نماز کی ہر رکعت میں إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ پڑھتے ہیں۔ یا علی مدد کے برخلاف ہے۔ لہٰذا شرک ہے (۱۱ ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ)

سوال: امت محمدیہ میں سب قوم جو اس دنیا میں ہیں داخل ہیں یا نہیں؟ مسلمان ہو یا ہندو سب ملا کر تہتر فرقے ہوں گے یا مسلمانوں ہی میں تہتر فرقے ہو کر ایک ناجی باقی سب ناری ہوں گے

جواب: تہتر فرقے جو حدیث میں آتے ہیں وہ صرف مسلمانوں کے مراد ہیں۔ عام کفار کے فرقے مراد نہیں۔ کفار امت دعوت میں ہیں امت اجابت میں نہیں (۲۸ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ)

سوال: آیات دعائے احادیث مرویہ کو شفا کے لیے لکھ کر تعویذ بنا کر عورت یا بچے کے گلے یا بازو میں لٹکانا حالت طہارت میں جائز ہے یا نہیں اور بے نماز اور اہل ہنود لٹکا سکتے ہیں یا نہیں۔

جواب: مسئلہ تعویذ میں اختلاف ہے۔ راجح یہ ہے کہ آیات یا کلمات صحیحہ دعائیہ جو ثابت ہوں ان کا تعویذ بنانا جائز ہے۔ ہندو ہو یا مسلمان۔ صحابہ کرامؓ نے ایک کافر بیمار پر سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تھا۔ (۱۲ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ)

شرفیہ: عبداللہ بن عمرو بن عاص صحابی أعوذ بكلمات الله التامات من غضبه وعقابه وشر عباده الخ ساری دعا ماثور لکھ کر اپنے بچوں کے گلے میں لٹکا دیا کرتے تھے۔ مشکوٰۃ صفحہ ۲۱۷ ج ۱۔ بحوالہ سنن ابی داؤد و ترمذی اس وقت کتاب پاس نہیں ورنہ محدث ابن قیمؒ کی کتاب زاد المعاد سے بھی کچھ نقل کرتا اس میں بھی کچھ لکھا ہے۔[1]

سوال: قال اللہ تعالیٰ عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ۝ إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ الخ۔ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ۔ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ۔ الآیۃ

احادیث نبویہ "فَعَلِمْتُ عِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلِمْتُ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ۔"

زید آیات قرآنیہ و احادیث نبویہ مذکورۃ الصدر وغیر ذالک کے رو سے حضرات انبیاء علیہم

[1] مزید تفصیل صفحہ ۶۱۲ پر ملاحظہ کیجیے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری

فتاوی ثنائیہ

مرتبہ

مولانا محمد داؤد صاحب راز

ادارہ ترجمان السنہ

لاہور

برائے دردِ زہ

جس عورت کو دردِ زہ ہوا سکے لیے ایک پرچہ کاغذ پر یہ آیت لکھی والقت ما فیہا وتخلت واذنت لربہا وحقت اھیا اشراھیا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے میں لپیٹے اور اس عورت کی بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جنے گی

برائے فرزند نرینہ

جو عورت سوا لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران وگلاب سے اس آیت کو لکھے اللہ یعلم ما تحمل کل انثیٰ وما تغیض الارحام وما تزداد وکل شیٔ عندہ بمقدار عالم الغیب والشھادۃ الکبیر المتعال پھر اس آیت کو لکھے یا زکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحیی لم نجعل لہ من قبل سمیا پھر لکھی عیسیٰ بن مریم عیسیٰ اطال ماجا طویل العمر یحیی محمد والہٖ پھر وہ تعویذ حاملہ باندھے یہ توسل انبیا کیفیت کذائی کچھ مخالف شرع نہیں ہے

برائے زندگی فرزند جس نہ زیدہ

شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم فرماتے ہیں مجھکو خبر دی اس شخص نے جس پر مجھکو اعتماد ہے کہ جس عورت کا لڑکا زندہ نہ رہتا ہو تو اجوائن وکالی مرچ لی اور ان دونوں چیز پر دو شنبہ کے دن دوپہر کو چالیس بار سورۂ والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھکر شروع کرے اور اسی پر ختم کرے اسکو ہر روز عورت کھایا کرے حمل کے دن سے لڑکے کے دودھ چھڑانے تک

ایضاً برائے فرزند نرینہ

یہ بھی اس شخص معتمد نے مجھکو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اسکی پیٹ پر گول لکیر کھینچے انگلی کے پھیرنے کے ساتھ ستر بار یا تین کے انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوگا۔

نواب صدیق حسن خاں بھوپالیؒ

کی

معرکۃ الآراء تصنیف

الدّاء والدّواء

باہتمام :-

منیجر: محمد سعید "مکتبۃ التوحید"

غفار منزل ایکس ٹینشن جامعہ نگر اوکھلا نئی دہلی ۲۵-۱۱۰۰

تقسیم کار:

ورلڈ اسلامک پبلیکیشنز جامع مسجد دہلی ۶

سُنَن الدّارمي

الإمام الحافظ عبد الله بن عبد الرحمٰن الدارمي السمرقندي

(۱۸۱ - ۲۵۵ھ)

[118]..... بَاب التَّعْوِيذِ لِلْحَائِضِ

حائضہ کے تعویز کے متعلق

1212۔ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ.........

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ فِي عُنُقِهَا التَّعْوِيذُ أَوِ الْكِتَابُ قَالَ إِنْ كَانَ فِي أَدِيمٍ فَلْتَنْزِعْهُ وَإِنْ كَانَ فِي قَصَبَةٍ مُصَاغَةٍ مِنْ فِضَّةٍ فَلَا بَأْسَ إِنْ شَاءَتْ وَضَعَتْ وَإِنْ شَاءَتْ لَمْ تَفْعَلْ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَقُولُ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ.

عبدالملک کہتے ہیں کہ عطاء نے اس حائضہ کے متعلق کہا جس کے گلے میں تعویز یا اور کوئی لکھی ہوئی چیز ہو اگر چمڑے میں ہو تو اسے اتار دے۔ اور اگر نرسل میں ہو جو چاندی سے بنی ہوتی ہے تو کچھ حرج نہیں ہے اگر چاہے تو اتار دے اور اگر چاہے تو نہ اتارے۔" عبداللہ سے کہا گیا: "آپ بھی ایسے ہی کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: "جی ہاں۔"

إسناده صحيح إلى عطاء . وأخرجه ابن أبي شيبة ۷/ ۳۸ برقم (۳۵۹۵) من طريق ابن نمير ، عن عبد الملك ، بهذا الإسناد.

TAWEEZ LIKH KAR GALE ME DALNA JAYAZ HAI

سوال:- اگر خواجہ سرائے خواہد کہ از زنے عقد نکاح کند شرعاً او را جائز است یا نہ۔ بینوا توجروا۔

الجواب:- عقد نکاح او جائز است، چراکہ در ہدایہ مذکور است۔ انہ کالفحل وکل فحل ینکح فالخصی ینکح۔ واللہ اعلم

هو الخالق — محمد صدر الدین

سید محمد نذیر حسین — سید محبوب علی جعفری

سوال:- چہ می فرمایند علمائے دین اندریں مسئلہ کہ تعویذ نوشتہ در گلو انداختن روا است یا نہ۔ بینوا توجروا۔

الجواب:- تعویذ نوشتہ در گلو انداختن مضائقہ ندارد و اختلاف دراں بعضے تابعین کردہ اند مگر اظہر واصح جائز است۔ واختلف فی الاسترقاء بالقرآن نحو ان یقرأ علی المریض والملدوغ او یکتب فی ورق ویعلق او یکتب فی طست فیغسل ویسقی المریض فاباحہ عطاء ومجاہد وابو قلابۃ وکرہہ النخعی والبصری کذا فی خزانۃ الفتاوی فقد ثبت ذلک فی المشاہیر من غیر انکار کذا فی خزانۃ المفتیین ولا باس بتعلیق التعویذ ولکن ینزعہ عند الخلاء والقربان کذا فی الغرائب کذا فی الفتاوی العالمگیریۃ۔ واللہ اعلم بالصواب

سید محمد نذیر حسین

هو الموفق۔ عمرو بن شعیب کے دادا عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص خواب میں ڈرے تو یہ کہے

سوال:- اگر خسرہ کسی عورت سے نکاح کرنا چاہے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

الجواب:- اس کا نکاح جائز ہے۔ ہدایہ میں ہے خسرہ کی طرح ہے۔ اور ہر نر نکاح کر سکتا ہے خصی بھی نکاح کر سکتا ہے۔

سوال:- تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالنا جائز ہے یا نا جائز؟

الجواب:- تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالنا جائز ہے، کوئی حرج نہیں ہے۔ بعض تابعین نے اس میں اختلاف کیا ہے، لیکن صحیح یہی ہے کہ جائز ہے۔ قرآن شریف کا تعویذ کرنے میں اختلاف ہے، مثلاً بیمار یا ڈسے ہوئے پر پڑھ کر دم کرے، یا کسی کاغذ پر لکھ کر گلے میں ڈالے، یا کسی تھال میں لکھ کر مریض کو پلائے تو عطاء، مجاہد، ابو قلابہ اس کو جائز کہتے ہیں۔ اور نخعی اور بصری مکروہ۔ گلے میں تعویذ لٹکانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ قضائے حاجت کے وقت اس کو اتار دے۔

تعویذ (دنیاوی طریق اعلاج) شرک کیسے ہوگیا؟
غیر مقلدین کی کتاب ملاحظہ ہو۔

اگر ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

یہ لوگ وہاں پہنچے تو واقعی بیل وہاں بیٹھے تھے اور ان کے پاس کوئی شخص نہ تھا۔ انھوں نے بیلوں کو وہاں سے ہانکا اور گھر لے آئے۔ اسے صوفی صاحب کا کشف قرار دیجیے یا کرامت، بات بہر حال ان کی صحیح ثابت ہوئی۔

(۵۹) مولانا مفتی عبیداللہ خاں عفیف گزشتہ کئی سال سے جامعہ قدس اہل حدیث (لاہور) کی مسجد تدریس پر فائز ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۵۵ء میں ان کے والد مولانا محمد حسین خان تلی کے شدید درد میں مبتلا ہوگئے۔ علاج کرایا، لیکن افاقہ نہ ہوا۔ دم اور دعا کے لیے وہ صوفی صاحب کے پاس گئے۔ صوفی صاحب اس وقت کسی کے لیے تعویذ لکھ رہے تھے۔ انھوں نے صوفی صاحب سے اپنی تکلیف کا ذکر کیا تو صوفی صاحب نے ایک کاغذ پکڑا، اس کے وسط میں گول دائرہ بنایا۔ اس دائرے میں ایک نشان لگایا اور لکھا ”تلی کا درد ختم ہو جائے“ مولانا محمد حسین خاں سے فرمایا، یہ کاغذ تلی پر باندھ لیں...... انھوں نے کاغذ تلے پر باندھ لیا اور تلی کا درد ختم ہوگیا۔ یہ ۱۹۵۵ء کی بات ہے۔ مفتی عبیداللہ خاں عفیف بتاتے ہیں کہ ان کے والد مولانا محمد حسین خاں کی وفات ۲۴۔ اپریل ۱۹۹۲ء کو ہوئی۔ یہ تقریباً سینتیس سال کا عرصہ بنتا ہے، اس اثنا میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اس درد سے بالکل محفوظ رکھا۔

بے شک صوفی صاحب مستجاب الدعوات تھے۔ وہ جب دعا کرتے تھے تو ایسے معلوم ہوتا تھا کہ جو کچھ اللہ سے مانگ رہے ہیں، لے کر ہی رہیں گے اور لازماً اپنی بات اللہ سے منوالیں گے۔ کتنے ہی بے اولاد دعا کے لیے ان کے پاس آئے، اللہ نے دعا قبول فرمائی اور انھیں اولاد کی نعمت حاصل ہوئی۔ کتنے ہی غربت کے مارے ہوئے پریشان حال لوگ آئے، دعا کرائی اور اللہ تعالیٰ نے

Ghair Muqallideen ke Allama Abdur rahman Mubarakpoori ne
QURAN HADEES ke Ilawa bhi TAWEEZ ko jayaz bataya
aur isme Daleel hai ke JHARD PHOONK Quran o HADEES ke ilawa alfaaz me bhi jayaz hai

اللهِ صلى الله عليه وسلم وكَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ . قال : فأمَرَ بِي فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ فإذا أنا أجُرُّهُ فأمَرَ لى بِشَيْءٍ من خُرْثِيِّ المتاعِ ، وعَرَضْتُ عليه رُقْيَةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا المجانينَ ، فأمَرَنِي بِطَرْحِ بعضِها وحَبْسِ بعضِها » .

وفى البابِ عن ابنِ عباسٍ .

وهذا حديثٌ حسنٌ صحيحٌ ، والعملُ على هـذا عندَ بعضِ أهلِ العلمِ أن لايُسْهَمَ لِلمَمْلُوكِ ، ولـكن يُرْضَخُ له بِشَيْءٍ ، وهو قَوْلُ الثَّوْرِيِّ والشافعيِّ وأحمدَ وإسحاقَ .

(فكلموا فىّ) بتشديد الياء (وكلموه أنى مملوك) قال الطيبى : عطف على قوله ، فكلموا فىّ ، أى كلموا فى حق وشأنى أولا بما هو مدح لى ، ثم أتبعوه بقولهم إنى مملوك انتهى (فقلدت السيف) بصيغة الماضى المجهول من التقليد ، قال فى المجمع : أى أمرنى أن أحمل السلاح وأكون مع المجاهدين لأتعلم المحاربة ، فإذا أنا أجره ، أى أجر السيف على الأرض من قصر قامتى لصغر سنى (فأمرنى بشيء من خرثى المتاع) بالخاء المعجمة المضمومة ، وسكون الراء المهملة بعدها مثلثة ، وهو سقطه فى النهاية هو أثاث البيت ، قال فى القاموس : الخرثى بالضم أثاث البيت أو أردأ المتاع والغنائم (وعرضت عليه رقية كنت أرقى بها المجانين فأمرنى بطرح بعضها وحبس بعضها) أى بإسقاط بعض كلماتها التى تخالف القرآن والسنة : وإبقاء بعضها التى ليست كذلك ، وفيه دليل على جواز الرقية من غير القرآن والسنة بشرط أن تكون خالية عن كلمات شركية وعما منعت عنه الشريعة .

یہ لوگ وہاں پہنچے تو واقعی بیل وہاں بیٹھے تھے اور ان کے پاس کوئی شخص نہ تھا۔ انھوں نے بیلوں کو وہاں سے ہانکا اور گھر لے آئے۔ اسے صوفی صاحب کا کشف قرار دیجیے یا کرامت، بات بہر حال ان کی صحیح ثابت ہوئی۔

۵۶ مولانا مفتی عبیداللہ خاں عفیف گزشتہ کئی سال سے جامعہ قدس اہل حدیث (لاہور) کی مسندِ تدریس پر فائز ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۵۵ء میں ان کے والد مولانا محمد حسین خان تلی کے شدید درد میں مبتلا ہوگئے۔ علاج کرایا، لیکن افاقہ نہ ہوا۔ دم اور دعا کے لیے وہ صوفی صاحب کے پاس گئے۔ صوفی صاحب اس وقت کسی کے لیے تعویذ لکھ رہے تھے۔ انھوں نے صوفی صاحب سے اپنی تکلیف کا ذکر کیا تو صوفی صاحب نے ایک کاغذ پکڑا، اس کے وسط میں گول دائرہ بنایا۔ اس دائرے میں ایک نشان لگایا اور لکھا ''تلی کا درد ختم ہو جائے'' مولانا محمد حسین خاں سے فرمایا، یہ کاغذ تلی پر باندھ لیں ...... انھوں نے کاغذ تلے پر باندھ لیا اور تلی کا درد ختم ہوگیا۔ یہ ۱۹۵۵ء کی بات ہے۔ مفتی عبیداللہ خاں عفیف بتاتے ہیں کہ ان کے والد مولانا محمد حسین خاں کی وفات ۲۴۔ اپریل ۱۹۹۲ء کو ہوئی۔ یہ تقریباً سینتیس سال کا عرصہ بنتا ہے، اس اثنا میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اس درد سے بالکل محفوظ رکھا۔

بے شک صوفی صاحب مستجاب الدعوات تھے۔ وہ جب دعا کرتے تھے تو ایسے معلوم ہوتا تھا کہ جو کچھ اللہ سے مانگ رہے ہیں، لے کر ہی رہیں گے اور لازماً اپنی بات اللہ سے منوالیں گے۔ کتنے ہی بے اولاد دعا کے لیے ان کے پاس آئے، اللہ نے دعا قبول فرمائی اور انھیں اولاد کی نعمت حاصل ہوئی۔ کتنے ہی غربت کے مارے ہوئے پریشان حال لوگ آئے، دعا کرائی اور اللہ تعالیٰ نے